

REDISTRED

L No. 8P.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے، ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء | نمبر ۷

اخبار کی بہار

۱۹۰۹ء میں جنوبی آسٹریلیا کو شہد کی سوداگری سے ......روپیہ حاصل ہوا تھا۔

کوہ اٹنا سے پھر مادہ خارج ہونے لگا ہے۔ سرخ لال پتھروں کی بچھار شروع ہوگئی ہے اور بڑے بڑے شعلے بھی نکلتے ہیں۔

مغربی آسٹریلیا کے کان الماس سے ایک گراں بہا موتی دستیاب ہوا ہے جس کی قیمت ....۹....۲ پونڈ اندازہ ہوئی ہے اور وہ انگلینڈ میں بھیجا گیا ہے۔

برٹن میں ریلوے ٹکٹوں کا اندازہ ایک سال میں ......۰ کیا گیا ہے۔ جنکے شمار سے ۵۰۰ ایکڑ زمین ڈھانپی جاسکتی ہے ان ٹکٹوں کا شمار اعداد و ۹ ڈنگ رکھا جاتا ہے اور اس کے بعد پھر نیا نمبر لگایا جاتا ہے۔ ان کے رنگوں میں فرق بھی رکھا جاتا ہے ان سے ریل کی آمدنی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

گریٹ برٹن میں ....۳ مستورات پوسٹ میں کا کام کرتی ہیں جو عورتیں۔ سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے محکمہ جات میں ملازم ہیں۔

ولایت میں ایک آدمی اب زندہ ہے جو جارج چہارم کے عہد سلطنت میں موجود تھا اور اب شاہ جارج پنجم کے عہد سلطنت میں بھی موجود ہے۔ اس کی عمر اب ۹۵ برس کی ہے۔ ۸۰ برس کے واقعہ لنڈن برج ریل کے افتتاح پر وہ حاضر تھا

ولیم شاپ ایم اے ایک اندھے نے فرنچ زبان کے امتحان میں اور سوسائٹی آف آرٹس میں اوّل درجے کا انعام اور اعلی سند حاصل کی ہے۔ اس نے امتحان کے سوالات کے جواب جو اس کے سامنے پڑھے گئے ٹائپ رائیٹر کے ذریعہ سے دیئے تھے

مس ہیلم ایم گولڈ صاحبہ ولایت میں ایک باتھ (غسل خانہ) نہایت عجیب قسم کا بنوانے لگی ہیں جس کی لاگت پر ....۱۲ پونڈ خرچ ہونگے۔ ۱۴۰ فیٹ لمبا اور ۶۰ فیٹ چوڑا ہوگا اور اس کا حوض (دریچہ) ۷۰ فیٹ لمبا اور ۲۵ فیٹ چوڑا ہوگا۔ یہ سب دولت کے کام ہیں۔

صوبجات متحدہ کی صحت گاہ تپدق ۲ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بھُوالی کیمپ کے پاس بنیگی۔

وربار دہلی کا ایڈریس کارونیشن ایک قیمتی کشتی میں جو ۴ ہزار روپے کے خرچ سے تیار ہوگی دیا جاویگا۔

یہ بھی خبر ملی ہے کہ کلکتہ کے ایڈریس کی کشتی ۵ ہزار روپیہ کے خرچ سے بنیگی۔

کراچی میں ایک انگریز بسبب موقوف ہونے نوکری کے اور نہ ملنے دوسری جگہ کے ریل کے نیچے آکر مرگیا۔

سکھر میں ایک جوان گورد من داس ہیڈ ساج کلرک نوکری سے موقوف ہونے کے رنج میں چار منزلے چوبارے سے گر کر مرگیا۔

سینٹرل ہندو کالج بنارس کا ماہواری خرچ ۸ ہزار روپیہ ہے اور آمدنی ۶ ہزار ہے اس لئے تجویز ہوئی ہے کہ فیس بڑھائی جاوے۔

پنجاب میں ۱۶ ڈویژن قائم کئے گئے ہیں جہاں ڈویژنل جج رہینگے۔ ۱۶ میں سے ۱۳ انگریز ۲ مسلمان اور ایک ہندو ڈویژنل جج ہیں۔

ایک بھیل ڈاکو جو کہ سات برس کی سزا کا حکم پاچکا تھا۔ چلتی ہوئی ریل گاڑی پر سے معہ بیڑیوں اور ہتھکڑیوں کے کود گیا اور گو کہ ریل گاڑی ٹھہرائی گئی لیکن اس وقت اس کا پتہ نہ ملا۔ آخر کار انچی جی کے گھر میں گرفتار کیا گیا اور سات برس کے علاوہ ایک اور سال کی قید کا حکم ہوا۔

اٹلی کی طرف سے حکم نکلا ہے کہ جتنے جہاز اٹلی کے بندرگاہوں میں چلتے ہیں بے تار برقی کے آلہ کو جو کم از کم ۱۹۰ میل تک استعمال ہوسکتا ہے مہیا کریں۔

تار کی بہار

لنڈن کی بندرگاہ کی کمیٹی نے چند ممبروں کو منظور کیا ہے جن سے بندرگاہ میں بہت سی تبدیلیاں آئندہ ۲۰ سال کے اندر واقع ہونگی اور جن کے اخراجات کا تخمینہ ۱۴ کروڑ روپیہ ہے۔ ان تبدیلیوں میں دریا تھیمس کا گہرا اور چوڑا کرنا جہازگاہوں کو بڑہانا نئی جہازگاہوں کو تعمیر کرنا اور ریل کے محکمہ میں بھی ترقی دینا شامل ہے۔

ٹرکی و بلگیریا کے درمیان تجارت کی نسبت کی نااتفاقی کی وجہ سے جنگ شروع ہو گئی ہے۔ کیونکہ عہد و پیماں قائم کرنے کے کام سب ناکامیاب نکلے۔

سر آغا خاں نے کلکتہ کے سوداگروں سے مسلم یونیورسٹی کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ جمع کیا۔ شاباش بڑی ہمت کی!

ریوٹر سینٹ پیٹرزبرگ سے خبر دیتا ہے کہ ایک روسی ڈاکٹر بنام ہاربن طاعون میں مبتلا ہو گیا۔ منچوریا میں طاعون پھیلنے کے سبب سے لوگوں کے ٹیکہ لگایا گیا ہے اور گو کہ روسیوں نے جو اس کیساتھ تھے ٹیکہ لگوایا لیکن اس نے نہ لگوایا۔ منچوریا میں آگے کی طرح اب اتنا زور نہیں رہا ہے۔ لیکن سرکار کا ارادہ ہے کہ ریل گاڑیوں کو بند کر دے تاکہ شمالی چین میں بیماری نہ پھیلے۔

مسٹر کارنیگی نے اپنے نام کے انسٹیٹیوٹ کو اور ایک کروڑ پونڈ دیا ہے۔

برٹش جنگی جہازوں نے سپین کے ساحل پر ۲ جنوری سے مصنوعی جنگ کی مشق شروع کر دی جس میں ۱۲ امیر البحر ۲۳ درجہ اول کے جنگی جہاز و ۱۴۰ مسلح کروڑ جہاز مصروف جنگ ہیں۔

لنڈن میں تاجپوشی کی خوشی میں ایک نمائش ہوگی جس میں الہ آباد کی بہت سی چیزیں بھیجی جاوینگی۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

نارتھ انڈیا کانفرنس کی پچھلی سیشن میں یہ تجویز ٹھہرائی گئی ہے کہ گذشتہ سال کی طرح سال رواں کے ماہ فروری اور مارچ کے درمیان کے ہفتوں میں خاص بشارتی خدمت انجام دیجاوے ہر ایک مبشر فرداً فرداً شخصی طور سے سعی و کوشش کرے کہ از حد سرگرمی اور جوش کیساتھ کلام کی خدمت کی جاوے اور نہ صرف کلام ہی سنایا جاوے بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے کلام مقدس کی جلدیں بھی فروخت کی جائیں اور خاصکر اُن جگہوں میں جانے کی کوشش کی جاوے کہ جہاں اب تک بشارتی کام نہیں ہوا ہے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ مسیحیوں میں ریوایول کی روح کے واسطے بھی کوشش بلیغ کی جاوے تاکہ تازگی اور سرگرمی کی روح سے معمور ہوکر خدا کی خدمت کا کام بخوبی زور کے ساتھ کیا جاوے۔ وہ خود خدا کی محبت کے شعلے سے معمور ہوں اور دنیا میں جاکر اس کے گواہ بن کر بشارت کا کام دلیری اور جوانمردی کے ساتھ کریں۔

اپر انڈیا کانفرنس کے وقت انڈیا سنڈے سکول یونین کے سکرٹری پادری آر۔ برجیس صاحب نے چاندی کی شیلڈ کامیاب طالب علم کے لئے مقرر کی ہے جو زیادہ نمبر پانے والے طالب علم کو دیا جاویگا۔

ہمعصر کوکب ہند کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ پادری جے۔ ایچ مسور صاحب کو اُن کی پچاس سالہ ہندوستان کی خدمت کے پورے ہونے کے موقعہ پر ملک کے چاروں طرف سے بےشمار خطوط آرہے ہیں۔ جن کا جواب اُنہوں نے بڑے عجیب الفاظ میں دیا ہے ایک جواب یہ بھی ہے:۔ "Try to look wise" خاموش رہنا اور

لوشائی پہاڑی علاقہ آسام ہے وہاں سے یہ خبر ملی ہے کہ ۲۰ سال گذرے کہ یہاں وحشی لوگ بستے تھے لیکن جب سے بشارت انجیل کا کام وہاں جاری ہوا وہاں کی حالت نے پلٹا کھایا۔ غول کے غول مسیحی دین میں داخل ہونے لگے۔ کئی سرداروں نے اپنے غلام آزاد کر دیئے اور اب کئی گاؤں کے گاؤں مسیحی ہیں۔ ایک گاؤں نے وہاں کے مشنری کو پیغام بھیجا کہ یہاں انجیل بھیجو۔ کیونکہ اُس کی منادی یہاں نہیں ہوئی اور یہ بھی کہا کہ ان کا سردار پڑھ سکتا ہے۔ اس پر مشنری صاحب نے یوحنا کی انجیل کی ایک جلد بھیجدی۔ تین مہینوں کے بعد اپنی انجیل کے ورق پر لکھا ہوا یہ سندیسہ ملا کہ اگر تم خود آسکتے ہو تو یہاں ٹھہر سکتے ہو؟ اور بچوں کو سکھلا سکتے ہو؟ تم خود آؤ اور یہاں ٹھہرو۔ اگر تم ٹھہر سکو تو ہم بہت خوش ہونگے۔

یو۔ پی مشن کی طرف سے ذیل کی رپورٹ گذشتہ دو سال کی ترقی کے بارہ میں شائع ہوئی ہے جو پنجاب میں ہوئی ہے

	سنہ ۱۹۰۸	۱۹۰۹ء
بالغوں کے بپتسمے۔	۱۹۶۶	۳۶۷۷
دیگر ترقی ۔	۲۰۴۹	۳۹۸۸
ممبرشپ میں ترقی۔	۲۱۱۹	۴۵۱۰
مسیحی جماعت میں ترقی۔	۹۲۴۳	۹۴۱۴

مدراس کے بشپ صاحب ایک فنڈ کے لئے اپیل کرتے ہیں جس سے وہ بائیبل کی تفسیریں خریدینگے اور ہندوستانی خادمان دین کو عنایت کرینگے۔ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے کیونکہ دیسی خادمان دین گراں قیمت کی تفسیروں کو خود خرید نہیں سکتے اور اس کے سامان نہ ہونے کی وجہ سے تفسیروں کے فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔

حال میں برن کانفرنس میں بڑا زور دیا گیا کہ مین صاحبان کلیسیائی خدمت میں زیادہ حصہ لیا کریں۔

بلجیم کی ایک جماعت نے متفق ہوکر ایک پادری صاحب اپنے خرچ سے کانگو (چین) میں بھیجا ہے۔ پادری صاحب کا اسم مبارک ایم ہیوک ۔ لبرقی ہے۔

ولایت میں شہر براڈفورڈ کے کسی گمنام صاحب نے کسی ویسلین مشنری سوسائٹی کو ایک ہزار پونڈ عطا کئے ہیں تاکہ ایک



فہرست مضامین

ہمصر کرسچین پیٹریٹ رقمطراز ہے کہ ۲ سال سے مکتی فوج کا کام شروع ہے مکتی فوج نے اپنا کام بمبئی کے پاس ایک جگہ میں جب ایک خیمہ لگا کر شروع کیا تھا تو اُنکے کارندے پولس سے پکڑے گئے تھے اور قید کئے گئے تھے اور اب دیسی چلیجانہ کے پاس انگریزی کلکٹر ایک بڑا انڈسٹریل ہوم کھولا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

فضیلت المسیح

نمبر ۲

گذشتہ نمبر میں ہم نے اسباب کا ذکر کیا تھا کہ المسیح کے آسمان پر صعود فرمانے کے بعد اس کے شاگردوں کی معرفت اس دنیا میں اُس کی روحانی بادشاہت کا آغاز ہُوا اور دو راس کے بعد ہر صدی میں ترقی پاتی گئی اور اب آخر کار انجام دنیا میں اُس کی روحانی بادشاہت اس کے پیستاروں میں اچھی طرح سے قائم چلی آتی ہے اور المسیح کے فرمان کے مطابق بڑھتی اور پھیلتی ہوئی اس کی عظمت اور فضیلت کو ظاہر کر رہی ہے اور اُس کی پیشینگوئی پوری ہو رہی ہے۔ دنیا میں کوئی دوسرا مذہب اس طرح سے اشاعت نہیں پا چکا ہے جس طرح سے کہ دین عیسوی کی اشاعت اور ترقی ہوئی ہے باوجود اس کے کہ اس کی مخالفت میں بڑے بڑے زبردست بادشاہ بھی اُٹھے اور اس کو صفحۂ دنیا سے معدوم کرنے کی بے فایدہ کوششیں بار بار کیں لیکن وہ خود صفحۂ ہستی سے چلے گئے پر مسیحی مذہب جیوں کا تیوں بڑھتا اور پھیلتا چلا آیا۔ اور اب یہ بادشاہت عنقریب تمام دنیا کے ممالک میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اور اُس کے فرمان کے مطابق اگر کوئی ملک اب تک اس کے اثر سے خالی بھی ہے ضرور ہے کہ وہاں بھی یہ مبارک بادشاہت بہت جلد پھیل جاویگی اور تب آخر ہوگا ایک اور بات خیال کرنے اور غور کے لائق ہے کہ اس روحانی سلطنت کے پھیلانے کیلئے کوئی ظلم و جبر کبھی نہیں ہوا بلکہ اس کی اشاعت کا عجیب ہتھیار حرف محبت اور ملنساری رہا ہے۔ اور اسی کے وسیلے مخالفت کے بڑے بڑے قلعے فتح ہو گئے۔ کیا یہ عجیب سلطنت نہیں ہے؟ یہ صلح کے شاہزادے سے قائم کی گئی ہے اس لئے اس میں جسمانی جنگ وجدل کی کچھ ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ شاہزادہ القادر ہے اُس کی قدرت کا ہتھیار محبت ہی ہے۔

روحانی بیداری مسیحی کلیسیا میں ایسا ضروری فعل ہے کہ جس کے بغیر کلیسیا کی ترقی و بہبودی رُکتی ہے۔ اس لئے نہایت ضرور ہے کہ فرداً فرداً ہر ایک کلیسیا اور مجموعی طور سے تمام مسیحی جماعتیں بلکہ ہر ایک مسیحی خود اس بڑے کام میں حصہ لے۔ ہم نے اس خبر کو انگریزی اخبارات میں پڑھا ہے کہ شہر لنڈن کے بڑے مشہور گرجہ میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل میں پادری آرچیبلڈ براؤن صاحب نے بڑے زور کیساتھ ایک مسیحی جماعت کے سامنے اسبات پر بڑا زور دیا کہ جس مسیحی جماعت میں روحانی بیداری نہیں ہے اور جو ہر وقت اپنے شمار میں باہر والوں اور غیر مسیحی لوگوں کو مسیح کا شاگرد بنانے میں کچھ کوشش نہیں کرتی ہے مناسب ہے کہ اس جماعت کا نام "اکابد" رکھا جاوے۔ لفظ اکابد کے معنے بے رونقی کے ہیں۔ گویا وہ کلیسیا بے رونق ہے اور دوسرے لفظوں میں وہ بے پھل ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو پھل لانے کے لئے بھیجا ہے اور اگر مسیحی جماعت پھل نہ لاوے تو وہ ضرور "اکابد" کہلانے کے لائق ہے یہ امر کلیساؤں کے غور کے لائق ہے کہ ہر ایک کلیسیا اپنے آپ کو دیکھے کہ وہ "اکابد" کہلانے کی مستحق ہے یا کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے لئے پھل پیدا کر رہی ہے کاش کہ کل کلیسیائیں اپنے اوپر لفظ "اکابد" کا نہ لگنے دیں۔ بلکہ ہر ایک میں جوق جوق غیر اقوام اپنی نجات کے ضروری مقصد کے لئے ہمیشہ شامل ہوں تاکہ بادشاہت کی ترقی اور خدا کا جلال ظاہر ہو۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ملک جاپان نے بہت کم عرصے میں ایسی حیرت انگیز ترقی کی ہے کہ جس کو تمام دنیا تعجب کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس کا سبب ضرور کچھ ہوگا اور وہ حکمت پوشیدہ بھید ہے۔ لیکن جاپان کے حالات سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ لوگ ہر ایک راستی کے

پیرو ہونا چاہتے ہیں اور تعصب ضد اور ہٹ دھرمی سے نفرت کرتے ہیں اور آزاد پسند ہیں ہمعصر مسیحی تجلی نے ماہ جنوری کے رسالہ میں ذیل کا بیان درج فرمایا ہے کہ کونٹ اگوما نے حال ہی میں یہ کہا کہ "جاپان خلاقی اور دینی ہدایت کا پیاسا ہے اور یہ ضرورت ہے کہ اُس کو صحیح خوراک دیجائے اگرچہ میں مسیحی نہیں ہوں لیکن مجھے مسیحی دین سے بڑی ہمدردی ہے"۔

مسیحی دین کی جو تاثیر آجکل جاپان میں ہو رہی ہے وہ مسٹر لنسٹ سیٹھ کے ریمارک سے بخوبی ظاہر ہے۔ یہ صاحب ٹوکیو میں انگریزی وکیل ہیں۔ یہ صاحب لکھتے ہیں کہ "آجکل مسیحی دین جاپان کی قومی زندگی میں ایک بڑا زبردست محرک مانا گیا ہے"۔ آر میل ایس۔ شیمارے ممبر پارلیمنٹ فرماتے ہیں کہ "جاپان کی ترقی اور بڑھتی بہت کچھ مشنریوں کی تاثیر سے ہے"۔

ایک جاپانی پاسٹر کا قول ہے کہ "اب ہماری منادی کا مضمون یہ ہو زندہ مسیح مجسم مسیح مصلوب مسیح۔ مسیح مر گیا۔ دفن ہوا۔ مسیح جو جی اُٹھا۔ زندہ مسیح ہی جاپان کی کیلی اُمید ہے"۔

ہمعصر ریویو آف ریلیجنز مطبوعہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء میں شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے کی قلم سے لکھا ہوا ایک آرٹیکل جس کا عنوان "دین محبت" ہے شایع ہوا ہے جس کے شروع میں ذیل کی عبارت ہے کہ عیسائی لوگوں کے دلوں میں عام شایع شدہ خیال اسلام کی نسبت یہ ہے کہ اسلام ایک ہیبت ناک اور زبردست مذہبی کل ہے جو ظلم اور بے رحمی کے پتلے تیار کرتی رہتی ہے جو روئے زمین پر ہر ایک چیز کو تباہ کرتے ہوئے جان اور عزت کو روندتے ہوئے آباد ملکوں کو ویران کرتے ہوئے آزاد قوموں کو غلام بنا کر شر اور بدامنی پھیلاتے ہیں"۔ اگرچہ کسی عیسائی نے نہ ایسا کہا ہے اور نہ لکھا ہے۔ بلکہ یہ شیخ صاحب کے دل کے ہی خیال کا نقشہ ہے پر بالکل سچا نقشہ ہے۔ کیونکہ تواریخ کے مطالعہ کرنے سے یہ ہی نقشہ صاف نظر آتا ہے۔ عیسائی کیا لکھتے ہیں پردہ اٹھا دکھلاتے ہیں کہ یہی حال اسلام نے کیا کہ جہاں اس کا قدم مبارک گیا اس کی کارروائی اس قسم کی ہوئی ہے۔ اگر اس پر شک کرو تو اب موجودہ اسلامی سلطنتوں کا حال خود دیکھ لو۔ ورنہ حجاز۔ عرب کے ملک کی حالت اور حاجیوں کے ساتھ اسلامی ملک کا سلوک تازہ واقعات ہیں جو اس مجسم نقشہ کو جلوہ دینگے بشرط فرصت اس مضمون "دین محبت" کا جواب بھی چھاپ دیا جائیگا پر ہم کو افسوس آتا ہے کہ سچائی چھپائی جاتی ہے اور اُس پر اُلٹا حاشیہ چڑھایا جاتا ہے۔

ہم رسالہ ٹمپرنس گزٹ امرتسر بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کے ذیل کے مضمون کو شراب پینے والے مسیحیوں کی نصیحت کے لئے یہاں نقل کرتے ہیں۔

"درحقیقت یہ کیسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے مقدس دن کو جبکہ ایک قوم کا سچا ریفارمر پیدا ہوا جبکہ مسیحی دنیا کے ہادی کی پیدائش کی خوشخبری کے گیت گائے جاتے ہوں جبکہ مسیحیوں کو اپنی سچی ارادت کیشی کا ثبوت عملی طور سے دینا ہو ایسی بات کی جاوے جس سے بداعمالیوں کی تعداد بڑھے تیرہ باطن اس کرسمس کو بادہ خواری کا شکار ہو کر بدنام کرتے ہیں۔ بیر اور سپرٹ کے کنستروں کنستر اُس کے مذہب کو بدنام کرتے ہیں۔ کیا بُری بات ہے کہ اس مبارک دن کو جو مسیحیوں کی نگاہ میں سال بھر کے ۳۶۵ دنوں میں بھی مقدس سمجھا جاتا ہے سیاہ کاری کی نذر کیا جاوے۔ چونکہ عیسائی اس دن کو نفس کشی اور خود انکاری کے لئے سب سے اعلیٰ دن سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہیں چاہئے کہ اس کی تقدیس کو یا ان دنوں کی ایسی کرامت کے حوالے نہ کریں جس سے خراب خوری کے شکار ہو جاویں"۔

ہمعصر کی مندرجہ بالا تحریر بالکل درست ہے اس برباد کرنیوالی خرابی سے سب کو بچنا چاہئے اور خاصکر تو مسیحیوں کو اس بلا سے بالکل دور رہنا چاہئے۔ ورنہ یہ فعل مسیحیوں میں خاص طور سے بڑھکر ان کی حالت کو ابتر بنا دیگا۔

ہر ملک کے رہنے والے کی شال ذیل کے بیان سے صاف ظاہر ہوتی ہے بقول مخزن مسیحی "ہنگ کانگ سوئزر لینڈ میں یہ قاعدہ ہے کہ جس وقت وہاں کے ...۳۰ باشندے کسی بات کی نسبت کل ملک کی رائے دریافت کرنا چاہیں تو وہ بات پیش کی جاتی ہے اور ملک کا ہر ایک شخص اس کی نسبت اپنی رائے دیتا ہے اور کثرت رائے کے موافق فیصلہ ہوتا ہے اور حاکم کو اپنے فیصلے کو منسوخ کرنا پڑتا ہے۔ حال میں ایک جوان پر جرم قایم کیا گیا جس میں اس پر جرم ثابت ہو کر سزا کا فتویٰ دیا گیا۔ مگر اس جوان کی منگیتر نے اُس فیصلے کو ناحق اور بے انصافی سمجھا لہٰذا اس نے ...۳۰ باشندوں سے دستخط لیکر اس مقدمے کو ملک کے سامنے پیش کیا۔ محبت کا زور کیسا بڑا ہے اس لڑکی کی کوشش وجانفشانی سے تمام ملک پھر اس جوان کے مقدمہ میں غور کریگا اور ملک کے تمام باشندے اپنی اپنی رائے دینگے کہ وہ جوان سچ مچ قصوروار ہے کہ نہیں ہندوستانی جوان مسیحی مستورات کو اس واقعے سے کوشش وجانفشانی کا سبق لینا چاہئے"۔

انجیل مقدس کے پڑھنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ بار بار اور موقعہ بموقعہ خداوند یسوع مسیح کو اپنے شاگردوں کو غور طلب نصیحتوں سے بیدار کرنا پڑا کبھی وہ ان کو دوسرے ادیان کے لوگوں سے خبردار رہنے کی نصیحت کرتا ہے۔ اور کبھی وہ اعلیٰ مسیحی زندگی کی تعلیم دیتا ہے کبھی نصیحت کے طریقہ پر ان کو باہر بھیجتا ہے کبھی ایک طرح سے اور کبھی دوسری طرح سے ہر حالت میں نصیحت اور نمونے سے ان کو بیدار کرنا چاہتا ہے اور اس امر کی ضرورت نہ صرف اُس وقت کے مسیحیوں کو تھی بلکہ ہر زمانہ اور ملک کے مسیحیوں کو اس کی بڑی ضرورت رہتی ہے۔ ضرور ہے کہ روحانی بیداری کی کوششیں ہمارے مسیحیوں کیلئے قسم قسم کے ذرایع سے ہوتی رہیں۔ ہمعصر کوکب ہند لکھنؤ مطبوعہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۱ء میں ذیل کے پرجوش کلمات شایع کرتا ہے کہ "اے مسیحیو تم کیا کرتے ہو؟ تم کس بات کی اُمید میں ہو؟ تم بہت جلد اس دنیا سے گزر جاؤ گے میں مسیحی مرد اور عورتوں کو جلال میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں ایک روح بہشت کے پھاٹک پر موجود ہے اور اسکے ہمراہ بہت سی روحیں ہیں جنہیں اس نے اپنی محنت سے کمایا ہے۔ اور دوسرے ایک کتب فروش آرہا ہے اور اس کے ساتھ پچاس روحیں ہیں ایک مشنری اسکول کا استاد آرہا ہے

ہمعصر اپی فنی ریویو میں پادری جے۔ بی۔ سنڈرلینڈ ایم اے صاحب نے "کیا ہندوستان عیسائی ہو جاویگا؟" کے عنوان پر بحث کی ہے۔ اُن کی تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک طرح سے تمام لوگوں میں مسیحیت کا اثر پہنچتا جاتا ہے اور اکثر لوگ در پردہ مسیحی تعلیم سے بہت موثر ہو گئے ہیں اور باقی ہو جاوینگے اور ادنیٰ ذات کے لوگ ظاہر و اقرار کے وسیلے سے مسیحی جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور اُمید ہو کہ وہ بہت جلد عیسائی ہو جاوینگے۔ اعلیٰ ذات کے لوگ اگرچہ ظاہرہ طور سے مسیحی نہیں ہوتے۔ لیکن اُن کے خیالات میں مسیحی مذہب کا گہرا اثر موجود ہو گیا ہے اور چونکہ ان کی راہ میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اس لئے وہ علانیہ طور سے مسلمانوں میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اور جن کے نئے اس میں کچھ مشکل نظر نہیں آتی وہ بخوشی مسیحیوں میں شامل ہو جاوینگے پر دونوں صورتوں میں مسیحیت کا اثر ہو رہا ہے اور ایک طور سے بہت کچھ اثر ہو چکا ہے اور اسی طرح سے ہوتا چلا جاویگا۔ اور تعجب نہیں کہ اس سے کوئی بہتر صورت نکل آویگی اور تعلیم یافتہ جماعت بھی رکاوٹوں سے نکلکر سیدھا رُخ اختیار کر کے ظاہرہ طور سے عیسائیت کو قبول کریگی لیکن غیب کی بات کسیکو معلوم نہیں۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کیا کچھ ہو جاویگا۔

ہمعصر پنجاب مشن نیوز مطبوعہ ۶ جنوری ۱۹۱۱ء مخبر ہے کہ فورمن کرسچن کالج کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس بات پر گفتگو کی کہ کالج کے ایف۔ اے اور بی۔ اے کے کورس میں عبرانی اور یونانی زبانیں پڑھائی جایا کریں۔ یہ تجویز بہت ہی اچھی ہے اور ایسا بندوبست اگر شروع سے ہوتا تو بہت فائدہ ہوتا اور بائبل کا اس کی اصل زبانوں میں پڑھنے کا شوق پڑ جاتا۔ پر اگر اب بھی یہ مبارک کام جاری کیا جاوے تو بہت مناسب ہو۔

لارڈ کرزن نے فیصلہ کیا ہے کہ لنڈن میں ایک باتعلیم کو مسٹر آرنلڈ مشیر ہندوستان کے طلبا کا اسسٹنٹ مقرر کریں۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ الغرض مسلمانوں کی آنکھ میں خوف کا ایمان اور بے ایمانی برابر تھے انھوں نے اکثر ایسے لوگوں پر بھروسہ نہیں کیا جنہوں نے مغلوب ہونے پر ایمان کا اظہار کیا ہو۔

اقول۔ افسوس کہ ایڈیٹر صاحب باوجود اسکے کہ اُن کے نبی نے اس فعل سے افسوس ظاہر کیا اور اُس کے ناجائز ہونے کی دلیل بھی پیش کی کہ کیا اُس شخص کا سینہ کھولکر دیکھا تھا کہ اُس کا کلمہ پڑھنا حقیقی تھا یا نقلی پھر بھی اُس کو مسلمانوں کی خوبی سمجھ رہے ہیں!

قولہ۔ چنانچہ اسامہ کے علاوہ ایک اور صحابی محلم بن جثامہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے ایک عرب عامر بن الاضبط کو قتل کر دیا حالانکہ اُس نے اول اُنکو اسلام علیکم کہا تھا اور یہ اُس کے مسلمان ہونے کا نشان تھا جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کی خبر سُنی تو آپ بہت خفا ہوئے۔

اقول۔ یہ واقعہ بھی ویسا ہی ہے اگرچہ اس میں بھی انکے نبی صاحب خفا ہوئے۔ مگر مسلمان اس خفگی کی کیا پرواہ کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں جو ہے وہ اُس پر تلے رہیں۔ اُن کو تو جان مارنے سے غرض ہے کوئی کلمہ پڑھے تو کیا کوئی اسلام علیکم کہے تو کیا۔ سر تن سے جدا کر دینا ان کا کام ہے چاہے یہ فعل ان کے نبی صاحب کو بُرا ہی کیوں نہ معلوم ہو۔ لیکن انکو تو پسند ہے۔

قولہ۔ بنو عامر کو ۱۰۰ اونٹ خون بہا میں دیئے اور محلم کو اس کی جلد بازی اور بدظنی پر ملامت کی۔

اقول۔ اب کیا تھا جبکہ کلمہ گو اور اسلام علیکم کہنیوالے قتل بھی کر دیئے گئے تو خون بہا سے کیا حاصل ہو۔

قولہ۔ قرآن کریم اس واقعہ کی نسبت یوں فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا (نسا ع ۱۳)

یعنے اے ایمان والو! جب تم خدا کی راہ میں (زمین میں) سیر کرو تو تحقیق کرو اور جو شخص تمہیں اسلام علیکم کہے اس کو یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔

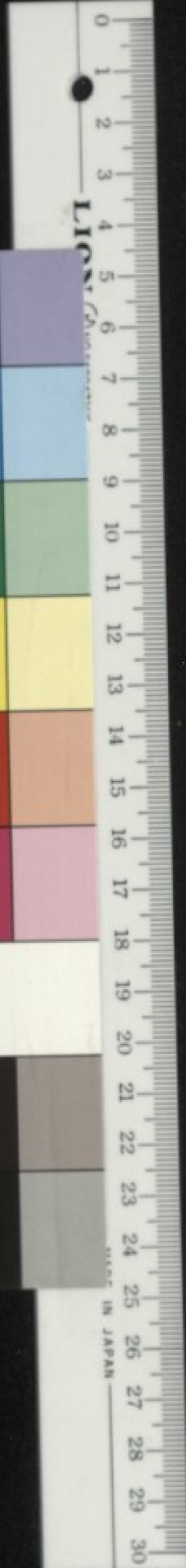
اقول۔ بس صاحب قرآن کی یہی آیت کہتی ہے کہ اسلام علیکم کہنے والے کو نہ مارو چاہے یوں ہی وہ کہے خواہ مسلمان ہو یا نہ ہو صرف اسلام علیکم سے وہ شخص مومن ہو گیا۔ یہ مومن ہونے کی اچھی نشانی ٹھہرائی!

قولہ۔ ہمیں اب اس امر کے اعادہ کی ضرورت نہیں کہ مسلمان ایک خالصتاً للہ اور ریا اور ہر ایک ملونی سے پاک ایمان چاہتے تھے اور خوف کے ایمان کو بے ایمانی سمجھتے تھے اور ایسے لوگوں کو جو تلوار سے ڈر کر اسلام کا اظہار کریں انکو دشمن سمجھکر قتل کرنا بھی جائز سمجھتے تھے۔

اقول۔ لیجئے صاحب کتنا ہی ان کو حضرت محمد صاحب بھی سمجھائیں پر انہوں نے اپنی رائے ہی قائم رکھنی ہے اور اس لئے ہم کہتے ہیں کہ مسلمان سختی اور ظلم کو پسند کرتے ہیں اور بخشنا اور چھوڑنا تو جانتے ہی نہیں۔ اُنکو قتل کرنے ہی سے تسلی ہوتی ہے۔

قولہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنکی نظر وسیع تھی اور جو رحمۃ للعالمین تھے اپنی حلیم و کریم طبیعت کے باعث یہ نہیں چاہتے تھے کہ ہر شخص کی نسبت جو ظاہرًا ایمان لائے یہی فیصلہ کیا جاوے کہ اس کا ایمان صرف منافقانہ ہے اور یہی خدا تعالیٰ کا منشا تھا۔

اقول۔ نبی صاحب چاہے ایسا فرماویں اور خدا بھی چاہے حکم دیوے پر مسلمان تو جو خیال کر چکے ہیں وہی کرینگے وہ تو اس امر پر اڑے رہینگے کہ ایسے کلمہ گو وں کو اور اسلام علیکم کہنے والوں کو قتل ہی کرو۔ اسلئے اور حقیقی اسلام والوں کو بھی قتل کی راہ سے بچنے کی اُمید ہو ورنہ ذرا بھی فورًا تلوار کی دھار سے اُتارے جاویں۔ اگرچہ انکے نبی صاحب کو رحم آوے پر انکو رحم نہ آویگا اگرچہ وہ افسوس کریں کہ ناحق مسلمان



اقتباس

مسیحی کا نشان

دنیا میں لوگ مختلف نشانوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ جنکو وہ لگاتے ہیں اور وہ ظاہر لگائے جاتے ہیں لیکن مسیحی کا کوئی ظاہرہ نشان نہیں ہے جو بدن پر لگایا جائے۔ وہ کسی رنگ یا شکل یا پوشاک وغیرہ کا نہیں ہے جس سے مسیحی پہچانا جاویگا دین عیسوی کے بانی نے وہ نشان محبت بتایا ہے اور فرمایا ہے اس سے لوگ جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو تم ایک دوسرے کو پیار کرو۔ پیار اور محبت مسیحی کی نشانی ہے اور جس قدر انسان پر یہ محبت آپس میں دکھلائی جاتی ہے اُسی قدر مسیح ظاہر ہوتا ہے۔ خدا محبت ہے مسیح محبت ہے اُس کے لوگوں کو محبت کرنے والے بننے کی ترغیب دی گئی ہے اور انجیل محبت کا کلام ہے۔ غرض سب کچھ محبت سے ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کنگ۔

عظمت المسیح

مسیح کی تمام باتیں مجھکو عظیم معلوم ہوتی ہیں اسکی روحانیت سے میں حیران رہ جاتا ہوں۔ اسکے طریقے اور ارادے سے مجھ کو حیرت آتی ہے اسکی نصیحتوں اور ہدایتوں سے میں متحیر ہوتا ہوں اور اُسکی قایل اور معقول کرنیوالی دلیلوں سے میں لاجواب ہوں اُس کی پیدائش معجزانہ اُسکی زندگی کی ہدایت کا ذخیرہ جو نہایت عجیب ہے مجھ کو حیرانگی میں ڈالتا ہے اسکے معجزے اُس کی موت اُس کا جی اُٹھنا اُس کا آسمان پر صعود کرنا یہ تمام باتیں کچھ کم تعجب انگیز نہیں ہیں ان سب میں عظمت بھری ہوئی نظر آتی ہے۔ انجیل مقدس اُس کا پیغام اُس کی اشاعت جو تمام دنیا میں اب ہو رہی ہے یہ تمام باتیں اُس کی عظمت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہی ہیں اور یہ تمام واقعات غیر معمولی قدرت کا اظہار کرتے ہیں جو مسیح میں ظاہر ہوئی ہے۔ نپولین۔

مراسلات

ارکان ستہ

جب مصنف قرآن نے ابن مریم کے مقابل تمام بنی اسرائیل کو جن نے آپ کی متابعت نہ کی تھی حق کے طریق سے خارج کر دیا۔ اور ابن مریم کو اپنے دعاوی میں سچا اگر قیامت تک بنی آدم کے ایمان کا مرجع بنا دیا اور جب ابن مریم کے تابعین کو قیامت تک کافرانِ مسیح پر فتح دیدی اور کافرانِ مسیح کے لئے کسی دوسرے مددگار کی آمد کی راہ بند فرما دی تو اس کے حضرت کی اور آپ کی اُمت کے لئے کچھ معانی ضرور تھے اور وہ معانی کیا تھے؟ اس کا فیصلہ ہم محمدی قوم سے کرتا ہے۔

عبارت مذکور کے ضرور ایک معانی یہ تھے کہ ابن مریم کے بعد تا قیامت کوئی دعویٰ نبوت نہیں کر سکتا ہے اور اگر کوئی کرے تو اس دعوے کا مدعی جھوٹا ہوگا دوم یہ کہ ابن مریم کی متابعت اور اس کے دین کی اطاعت حضرت کی اور اس کے معتقدوں پر فرض ہے اور عدم فرمانبرداری میں آپ اور آپ کے معتقد کفار میں شامل ہو جائیں گے سوم یہ کہ تا قیامت دین حق ابن مریم کا ہی دین ہے اس کی جگہ دوسرا دین گمراہی ہے اور وہ دین حق ابن مریم کے معتقدوں کا دین ہے جسے تمام ادیان عالم پر ابن مریم نے غالب کر دیا ہے۔ چہارم یہ کہ جو لوگ ابن مریم کے دین کی متابعت نہیں کرتے ہیں وہ ظالم ہیں وہ کافر ہیں وہ مشرک ہیں جنکی اللہ کسی دوسرے طریق سے ہدایت نہیں کرتا ہے۔ گر ابن مریم کے دین وطریق سے یہی معانی عبارت مذکور کے حضرت کی اور آپ کی اُمت کے لئے تھے اور اب تک ہیں۔

اس میں کلام نہیں کہ معانی مذکور کا علاقہ حضرت کی اور آپ کی امت سے ہے اور اب علمائے قرآن ان معانی سے اتفاق کر کے یوں کو یوں ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابن مریم اور اس کی انجیل پر ایمان بے عمل رکھتے ہیں یا جیسا قرآن عربی حکم کرتا ہے ہم اسے مانتے ہیں پر اُن کے اس قسم کے بیان میں مغالطہ عظیم پایا جاتا ہے کیونکہ قرآن عربی کا یہ حکم نہیں ہے کہ ابن مریم اور اُس کی انجیل پر ایمان بے عمل رکھا جائے یا حرف اسیقدر عبارت کے سچا ہونیکا یقین کر لیا جائے جس قدر قرآن میں آئی ہو اور اس عبارت کے مفہوم سے جو قرآن عربی سے باہر انجیل مقدس میں پڑا ہے کنارہ کیا جائے۔ پر اس کا حکم تو ایمان باعمل لانیکا ہے۔ پس عبارت مذکور کے معانی تب ہی ادا ہو سکتے ہیں جب اہل القرآن مسیحی ہو جائیں اس کے بغیر نہیں۔

اسباب سے درگزر کر کے کیونکہ بیان مذکور ایک جملہ معترضہ کے طور پر کیا گیا ہے ہم اصل مضمون کو دیکھیں جو یہ ہے کہ قرآن عربی میں صرف ابن مریم ہی گنہگاروں کی نجات کے لئے سچا وسیلہ بنا کر پیش کیا گیا ہے اور کوئی نہیں اور میں اسباب پر اب تک مصر ہوں کہ یہ بات یونہیں ہے اور قرآن عربی میں ابن مریم کا ان معانی میں کوئی مثنیٰ نہیں ہے اور قرآن عربی ابن مریم کو ہی مدار نجات بنا کر پیش کرتا ہے

بلا شک قرآن عربی نیک اعمال پر حصول نجات کی اُمید دیتا ہے مگر وہ کل بنی آدم کو ایسے بدکار ٹھہراتا ہے کہ اگر خدا اُن کے اعمال پر گرفت کرے تو کوئی ہلاکت سے نہ بچے اس تعلیم میں اعمال نیک مدار نجات ہونے سے خارج ٹھہرائے گئے ہیں اس میں بھی کلام نہیں کہ قرآن عربی اپنے معتقدوں کیلئے اپنی فرمانبرداری کو مدار نجات قرار دیتا ہے۔ مگر اپنے تمام معتقدوں کے لئے جہنم میں داخل ہونا لازم ٹھہراتا ہے اس سے روشن ہے کہ قرآن عربی کی متابعت جیسی کہ فی زمانہ کی جاتی ہے مدار نجات نہیں ہو سکتی لہذا ابن مریم ہی قرآن عربی میں مدار نجات ہے جسکی متابعت و فرمانبرداری پر حصول جنت موقوف ہے اور وہ اپنے تابعین کا شاہد و شفیع ہے۔ باقی آئندہ



نجات کی راہ

فی زمانہ اگر محمدیوں سے کہا جائے کہ نجات کی راہ کلام پاک یعنے انجیل جلیل سے تلاش کرو تو کہتے ہیں کہ بھلا گمراہ کرنے والی کتاب کب نجات کا راستہ دکھلا سکتی ہے؟ آؤ ذرا اسبات کو قرآن سے پرکھیں کہ راستی پر مبنی ہے یا محض جھوٹ اور تعصب ہے۔ قرآن میں آیا ہے۔ "فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون" یعنے جس بات میں تم کو شک ہو اہل کتاب سے پوچھ لو۔ پس اے محمدی بھائیو اگر مقدس انجیل گمراہ کرنے والی کتاب ہے تو تمھارا پیغمبر رفع شکوک کے لئے اہل کتاب کی طرف کیوں تم کو رجوع کراتا ہے۔ یا یوں کہو کہ مندرجہ بالا آیت قرآنی نہیں اس صورت میں مناسب ہو کہ اس آیت کو نکال ڈالو۔ اور ہمارے حملے سے محفوظ رہو اور اگر یہ آیت قرآنی ہی ہے تو پھر بلا توقف حیل و حجت مقدس انجیل کی طرف رجوع کرو۔ اور اپنے شکوک اس پاک کتاب کی وساطت سے رفع کرلو۔ اے عزیز محمدیو قرآن اسی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ تم انجیل پر ایمان لاؤ وہ یہ آیت ہے۔ "یا ایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل" سورۃ نساء رکوع ۲۰۔ یعنے اے ایماندارو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور ایمان لاؤ اس کتاب پر جو اتاری گئی اوپر رسول کے اور ایمان لاؤ اس کتاب پر جو اتاری گئی تم سے پہلے۔"

پس ہم کہتے ہیں کہ جب آپ کو مثل قرآن کے کتب سابقہ پر ایمان لانیکا حکم ہے تو بھلا پھر بتاؤ مقدس انجیل کا پڑھنا کیونکر معیوب ہوگیا۔ پھر ایک اور مقام پر قرآن میں آیا ہے "نورًا وھدًی للناس" یعنے نور اور ہدایت انسانوں کے لئے۔ اے عزیزو نور و ہدایت میں چلنا چاہتے ہو اور خدا کے دیدار کے آرزومند ہو تو کتب سابقہ یعنے بائبل اقدس کا مطالعہ کرو اور اُس کی ہدایت پر گامزن ہو جاؤ۔ کیونکہ مقدس انجیل ہی نور اور ہدایت ہے۔ لہذا کلمات گفتار تعصب کو چھوڑ کر اپنی نجات کے لئے اس پاک کتاب کو پڑھو جسکے لئے مندرجہ بالا گواہی قرآن میں موجود ہے۔

پس اگر ان سب باتوں کو پڑھنے کے بعد بھی ہٹ دھرمی سے نور و ہدایت کو گمراہی بتاتے جاؤ گے تو انصاف کیجئے کہ اندھا کون ہے اور اندھوں کو راہ بتانے والی کونسی کتاب ہے قرآن یا مقدس انجیل؟

الراقم (پادری) یعقوب مسیح۔ ایس۔ پی جی مشن جموں مورخہ ۹ فروری ۱۹۱۱ء

ایک مجاور سخی سرور عیسائی ہوگیا

سخی سرور کا احوال پچھلے سال بندہ شایع اخبار نورافشاں کراچکا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک مجاور بنام فاضل عیسائی ہوگیا خدا کا شکر ہے۔ دوبارہ سخی سرور کی بابت کچھ تحریر کرتا ہوں۔

سخی سرور ضلع ڈیرہ غازیخاں میں واقع ہے۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے جو کہ بلوچستان کیساتھ متصل ہے۔ یہاں پر سی ایم ایس کی طرف سے شفاخانہ ہے جو کہ عرصہ انداز ۲۲ سال سے شروع ہے۔ یہاں پر صرف ایک ہی گھرانہ مسیحی ہے جو کہ وہاں کے ڈاکٹر جناب خیرالدین صاحب ہیں یہ شخص نہایت ہی سچی طبیعت کے اور ہردلعزیز ہیں۔ ان کے پاس ہی فاضل ملازمت کرتا تھا اور اُن کی میم صاحبہ سے اُس نے تعلیم حاصل کی اور اکثر ڈاکٹر صاحب اُس کو مسیحی مذہب کی بابت سکھاتے۔ میم صاحبہ مذکور نہایت خلیق اور ہمدرد اور پوری مسیحن ہیں۔ خدا اُن کے خاندان اور کام پر برکت بخشے۔

یہاں پر کچھ عرصہ سے ایک پرائمری سکول بھی جاری ہے جس میں چالیس پچاس تک لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں سکول کے ہیڈ ماسٹر منشی گلزار ہیں۔ یہ شخص نہایت ہی محنتی اور بااخلاق اور ملنسار ہے۔

سخی سرور میں پانچ اقوام ہیں کان۔ کھمنگ۔ شیخ بلوچ۔ سنہڑ۔ سخی سرور تین اقوام کی ملکیت ہے۔ یعنی کان۔ کھمنگ۔ شیخ۔ یہ تین اقوام علاوہ سخی سرور کی آمدن کے مختلف پیشہ جات کرکے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اکثر لوگ بعلم ہیں اور نہ ہی یہ لوگ تعلیم حاصل کرنا پسند کرتے ہیں یہ تین اقوام ہم کی مسلمان ہیں۔ کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا۔ لاعلمی نے اُن پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ خدا کرے کہ وہاں کسی ایک طرح سے کام چلے اور مسیحیت کا علم وہاں پر بلند ہو۔

فاضل ڈاکٹر خیرالدین کے خاندان کے ساتھ ملازم ہوکر لاہور میں ماہ جولائی ۱۹۱۰ء میں آیا بعد میں اُن کی ملازمت چھوڑ میرے پاس چلا آیا۔ کیونکہ مجھ سے وہ پہلے واقف تھا۔ سخی سرور میں جب میں گیا تھا تب سے میری اُس کی واقفیت پیدا ہوئی تھی تخمیناً دو ماہ مجھ سے مسیحی تعلیم پائی۔ جس سے اُس کو مسیحی مذہب کی اچھی واقفیت پیدا ہوئی اور مسیحی مذہب قبول کرنے کا اقرار کیا۔ تاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو بپتسمہ پاکر مسیحی کلیسیا میں شامل ہوا۔ اس کے بعد مزید تعلیم مسیحی حاصل کرنے کے لئے فیروزپور بھیجا گیا۔ جوان عمر کا ہے۔ اور نہایت ہی نیک چلن آدمی ہے۔ سب اس کے لئے دعاگو ہیں کہ یہ ہمارے خداوند مسیح کا سچا گواہ بنے اور بہتوں کو اُس کے پاس لانیکا وسیلہ بنے۔

ایم بی بخش ریڈر انجیل شریف نکودر۔

مقصد زندگی

بعض اوقات ہر ایک شخص کے دل میں طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں انسان کا مقصد اعلیٰ کیا ہے۔ اور کیا ہوسکتا ہے اور کیا ہونا چاہئے کوئی سر نہیں جس میں یہ سودا نہ ہو۔ کوئی دل نہیں رسوائے معدودے چند) کہ جس میں یہ خیال جاگزیں نہ ہو۔ کہ دولت جمع کریں۔ امیر بنیں۔ عزت حاصل کریں۔ نام پیدا کریں اور حشمت جاہ اور دبدبہ والے بنیں۔ مگر باوجود ان باتوں کے لوگ اکثر اپنے خیالات کو ان باتوں کے تصور میں ایسے اشتیاق کیساتھ لگائے رکھتے

ہیں گویا آخر بھی اُن کے اعمال حسنہ ہیں۔ انہیں پر اُن کی نجات اور آئندہ زندگی بنتی ہے۔ وے دل ہی دل میں نظر تصور سے روزمانہ مستقبل کی طرف دیکھتے ہیں جہاں کہ وہ اپنے آپ کو حکومت اور دولت کی مسند پہ بیٹھے ہوئے دیکھتے ہیں۔ غرض کہ ایسی لمبی لمبی امیدیں باندھتے ہیں جن سے آخرکار وہ نہ صرف بے عمل ہی رہ جاتے ہیں۔ بلکہ اپنے دل کی راحت اور سچی خوشی کو برباد کر دیتے ہیں جو نہ اُنہیں دولت ہی چین دے سکتی ہے۔ نہ عزت ہی۔ چند منٹ کے لئے مان لیجئے کہ ان کی آرزوئیں پوری ہو گئیں۔ اس کا مقصد یعنی دولت بھی مل گئی غرض جو کچھ وہ چاہتا تھا سب کچھ مل گیا۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ ع

آنکہ غنی تر اند محتاج تر اند۔

سعدی کے اس قول کو بھی چھوڑ دیجئے۔ پھر دیکھئے کہ کیا دولت کامیابی کا راز ہے یا کہ یہ ہماری زندگی کے مقصد اعلیٰ کو پورا کر سکتی ہے؟ ہر ایک صحیح الدماغ اور باخلاق آدمی اس کا جواب ضروری نفی میں دیگا۔ دولت بعض وقت اور بعض وقت کیا اکثر اوقات عزت کی سخت دشمن ہوتی ہے۔ اشیائے بازاری اور خوردنی وغیرہ اور زیب وزینت کے اسباب تو اس سے مل سکتے ہیں۔ لیکن شرافت اور عزت۔ خدا شناسی جس سے ہماری روحیں آرام پاتی ہیں اور تفکرات محشر ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے پس ہم اس مقصد کو اعلیٰ اور بہترین سمجھتے ہیں جو آخر تک صادق رہتا اور ہمیں دونوں جہان میں بہشت بنا دیتا ہے۔ جناب علمیت اور فضیلت بھی ایسا وسیع دائرہ نہیں جہاں وہ مقصد سما سکے کسی عالم شاعر نے کہا ہے ؎

گفتا بروز حشر خاک گل کن اے فقیہ
یا ہرچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن

گرچہ شاعر نے زندگی کے اس بڑے مقصد کو سمجھا ہے مگر پورے طور سے ادا نہ کر سکا۔ غرض یہ وہ مقصد ہے جو علم فہم اور آسمان لیکن زباں کی نوک پر نہیں جیب کے اندر ہے اور وہ بھی نرالی وضع میں ؎

یہ وہ شے ہے کہ نکلتی ہی کے رہتی زبانوں میں

نگاہوں میں خیال سر بسر تسخیر ہستی ہو۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ کیا میں تمہیں وہ چیز بتا دوں جو انسان کے لئے باعث فخر اور موجب عزت ہو کیا تم زندگی کا مقصد اعلیٰ دریافت کرنا چاہتے ہو اگر تم وہ گوہر نایاب حاصل کرنا چاہتے ہو تو **اپنے چال چلن کو درست کرو** آراستہ کرو اور تکمیل تک پہنچاؤ۔ چال چلن کے معنے وسعت میں داودی تخت سے بھی بڑھکر ہیں اور اگر اُنہیں غور سے دیکھا جاوے تو دنیا کے وسیع تغیر گاہ میں حیف ایک وہ کام بھی چال چلن سے انجام دیتا ہے

(از قلم طالب جون بی۔ ایم۔ ایس بانکی پور)

بُری صحبت

شریفوں کے عزیز و بُری صحبتوں میں ۔۔۔ جہاں تک ہو امکان ہرگز نہ جاویں
یہ مانا کہیں صاحب عزم وہمت ۔۔۔ ہر دم وہ پاک رکھتے ہیں عزت
اگر کچھ نہیں پر بدنام ہیں وہ ۔۔۔ مگر بد سے بدتر بدنام ہیں وہ
سادی جو ہو ان کے عزت کی چادر ۔۔۔ ابھی گویا نوزاد ہیں وہ زمادر
یہ ممکن نہیں گو بچا لیں وہ اپنی ۔۔۔ بجز داغ کے صاف لے آئیں اپنی
یہ رو کر ان کا جو نوتی ہیں وگے ۔۔۔ مگر ہیں جو ان میں طبیعت کے بودے
کہاں گی علو ہمتی ان کی ساری ۔۔۔ وہ بہہ گئے ہیں بنام سبب بکاری
جو سمجھائیگا انکو وہ سمجھینگے دشمن ۔۔۔ توریوں کی سب بہ جائیگی ان بن
نشہ عیش وعشرت کا جائیگا چڑھتا ۔۔۔ غرض نفس کا ان کا جائیگا بڑھتا

رکھو یاد فلقوس کی یہ نصیحت
کہ کر گیا مسیحا ہے مجھکو وصیت

(از طالب جون فلقوس بی۔ ایم۔ ایس بانکی پور)

جاپانی ہم سوختہ پول کے دریافت کرنے کیلئے تیار ہوئی ہے جو کپتان شیرازے کے ماتحت بعد ۱۵ چیدہ اشخاص کے ہوگی سونے کے ... جو تیار ہو گئے ہونگے ان پر بجائے ایڈمرل ٹوگو کے جارج نمبر کے نام کی تبدیلی ہوگی۔

روحانی چٹان

بنی اسرائیل اپنے زمانہ مسافرت میں اُس روحانی چٹان سے پانی پیتے تھے جو اُن کے ساتھ ساتھ چلتی تھی۔ اُس چٹان کا پانی اُن کی تمام ضروریات کے لئے مکتفی تھا۔ اُسی سے اُن کو زندگی صفائی صحت طاقت اور خوشی حاصل ہوتی تھی۔ اگر بیابان میں بنی اسرائیل کو پانی نصیب نہ ہوتا تو ایسی مصیبت واقعہ ہوتی جو بیان سے باہر ہے۔ کلام مقدس کا ارشاد ہے کہ وہ چٹان مسیح تھا۔ اسی چٹان کی وجہ سے جہاں کہیں وہ خیمے کھڑے کرتے تھے اُن کو پانی ہمیشہ مل جاتا تھا۔ خواہ بیابان کیسا ہی خشک اور بنجر کیوں نہ ہو۔ مگر اس روحانی چٹان سے پانی نکل آتا تھا۔ اس چٹان کی موجودگی کے باعث بنی اسرائیل کیسی کیسی مصیبتوں سے محفوظ رہے!

خدا کا شکر کہ مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے۔ جہاں قومی شیرازہ درہم برہم ہو جائے۔ جہاں پیشوا گمراہ ہو جائیں۔ مگر مسیح قائم رہتا ہے جس فتح مندی کے ساتھ وہ تیسرے دن جی اُٹھا۔ جو غلبہ اُس نے قبر پر حاصل کیا وہ کبھی جاتا نہ رہیگا۔ یہ چٹان ایک محکم چٹان ہے۔ اے متفکر اور مضطرب روح! تیرے لئے اس میں تسلی ہو۔ اگر تمہیں سب باتیں اپنے خلاف نظر آئیں۔ تمہاری حالت ابتر ہو۔ تمہارے ایمان پر ابر چھا جائے۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ یہ یاد رکھو کہ مسیح قائم ہے۔ لیکن ہر کہ تم اس چٹان پر کھڑے ہو کر کانپنے لگو۔ لیکن وہ تمہارے پاؤں کے نیچے ہرگز جنبش نہ کریگی۔

اسی چٹان سے وہ چشمہ جاری ہوا ہے جو ہمیں گناہ اور ناپاکی سے صاف و پاک کرتا ہے۔ خواہ اس سے اپنی پیاس بجھاؤ۔ خواہ اپنی ناپاکی دور کرو۔ خواہ اس سے آسمانی برکتیں پاؤ۔ غرض یہی ایک چشمہ ہے۔ کیا تم نے اس چشمۂ راحت کے آب حیات سے تازگی حاصل کی؟ ممکن ہے کہ یہ پانی نظروں سے غائب ہو۔ مگر اُس کی موجودگی کی نسبت کسی کو شبہ کی گنجائش نہیں۔ اگر تم نے اس آسمانی خوشی کے دریا کا صاف





دشمنان پانی چکھ لیا ہے تو تمہیں دنیائی مکروہ خوشیوں کی غلاظت بھری ندیوں کے پانی کی ہرگز ضرورت داحق نہ ہوگی۔

اے میری مسکن چٹان! تیرا پہلو میرے لئے چاک کیا گیا۔ تو مجھے اپنے آغوش میں جگہ دے۔ تیرے زخمی پہلو سے جو پانی اور خون جاری ہوا ہے وہی میرے گناہوں کا کفارہ ہے۔ تو مجھے پاک وصاف کر اور روزِ محشر کے قہر وغضب سے بچا۔ گو میری آنکھوں سے پشیمانی کے آنسو جاری ہوں اور میری سعی گریہ وں میں کسی قسم کا ضعف وماندگی واقع نہ ہو تاہم یہ میرے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوسکتے۔ نجات دہندہ صرف تو ہی ہے میں اپنے اعمال کا کوئی تحفہ پیش نہیں کرتا۔ پر صرف تیری صلیب کا سہارا لیتا ہوں۔ کاش جب میری یہ نقش برآب زندگی ختم ہو اور موت میری آنکھوں کو موند دے تو میں اُس نامعلوم عالم میں داخل ہوکر تجھے تیرے تخت سلطنت پر جلوہ افروز دیکھوں!

پیارے لال ٹھاکر (سرسٹی)

مقدّس لوگوں کا فرمانا خداوند کی نگاہ میں گراں قدر ہے

میرے صاحبان ناظرین نور افشاں۔

آپ نے بڑے افسوس سے سنا ہوگا کہ یو۔پی۔ مشن پنجاب کے بہت ہی بزرگ ڈاکٹر مارٹن صاحب اس ملک میں اپنی دوڑ پوری کرکے ۱۴ دسمبر ۱۹۱۰ء کو ابدی آرام میں سو گئے ہیں اور ۱۵ دسمبر کو اُنکی لاش سیالکوٹ میں جہاں سے یو۔پی۔ مشن کا کام شروع ہوا اور اسی ضلع یعنے سیالکوٹ پسرور ظفروال میں اُن کی خدمت کا زیادہ حصہ گذرا ہے۔ اپنے لوگوں کیساتھ زندہ ہونے اور جلالی تاج حاصل کرنے کی اُمید پر دفن کی گئی ہے۔

بزرگ ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنے ملک امریکہ کی مشہور لڑائی کے میدان جنگ میں گئے تھے۔ اور وہاں اُنہوں نے بڑی جوانمردی اور بہادری سے کام کرکے بہت عزت حاصل کی۔ اس کے بعد خدا کی روح نے ایک بڑے روحانی جنگ کے لئے ان کو جلایا تاکہ مسیح کی فتح میں شریک ہوجاویں اور وہ ۱۸۶۹ء میں اس فوج میں شامل ہوئے اور مشنری بنکر اس ملک میں تشریف لائے اور قریباً ۴۲ سال بڑے ایمان اور صبر اور استقلال سے اپنی خدمت کو پورا کرکے ابدی خوشی اور آرام میں سو گئے۔ اس عرصہ میں جو کام اُنہوں نے کیا ہے اور جیسی زندگی اُن کی گزری ہے وہ روز روشن کی طرح سب پر ظاہر ہے۔ بہت صاحبان اس پر لکھنے کے لئے تیار ہونگے۔ میں صرف اس تھوڑے سے وقت کے لئے جو مجھے اُن کی صحبت میں رہنے کا نیاز حاصل ہوا چند باتیں فائدہ عام کے لئے بیان کرنا اپنی سعادت جانتا ہوں۔

میں نے تین سال سمنری میں ڈاکٹر صاحب موصوف سے خدا کے کلام کی تعلیم حاصل کی ہے اس عرصہ میں جو کچھ میں نے اُنکی زندگی اور کام سے سیکھا ہے میرے سارے کام اور زندگی کے لئے بہت ہی مفید اور کار آمد ہے۔

ڈاکٹر صاحب ممدوح علم الہیات اور یونانی میں فاضل اجل تھے۔ وہ علم الہیات کے مسئلے عجیب طور سے حل کرتے تھے اور جو کچھ اپنی زبان مبارک سے کہتے تھے وہ اپنی زندگی سے پورا کرتے تھے۔

وہ خاص مسیح مصلوب کے خادم تھے اور مسیح کے فرمان اور نمونہ کے مطابق غریبوں کو بشارت دیتے تھے اور اُن کی روحانی وجسمانی حالت کو سدھارنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے تھے۔

اُن کی زندگی کا مقصد کلام کی ان آیتوں پر تھا (۱) کہ غریبوں کو بشارت دی جاتی ہے ۲ خدا نے دنیا کے حقیروں اور کمینوں کو چن لیا۔ تاکہ اس دنیا کے داناؤں اور حکیموں کو شرمندہ کرے۔

وہ مختصر کلام کرتے تھے۔ لیکن ان کے چھوٹے فقرے ایسے پُرمطلب اور بامعنے اور غور طلب اور مفید ہوتے تھے کہ ان سے سننے والونکو ساری زندگی کے لئے نصیحت مل سکتی تھی۔ اسلئے میں ناظرین وسامعین اخبار کے فائدہ کیلئے چند ایک فقرے لکھتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ اس پر غور کرکے ہم سب نصیحت حاصل کرینگے۔

جن دنوں میں یعنے ۱۸۹۵ء سے ۱۸۹۸ء تک جب میں سمنری میں پڑھتا تھا۔ ہماری سمنری سوہنگرہ میں ہوتی تھی۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب مشن ہائی سکول سیالکوٹ کے منیجر اور مشن کے جنرل خزانچی اور سمنری کے پرنسپل تھے۔ جب وہ ہم کو پڑھاتے تھے۔ اُن کے سارے بدن سے پسینہ بہتا تھا اور رات کو بہت دیر تک حساب وغیرہ کام کرتے رہتے تھے۔ جب کبھی ہم اُن سے پوچھتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب کیا آپ تھک نہیں جاتے وہ اپنی زبان مبارک سے فرماتے تھے "کام کرنا ہے"۔

اکثر دفعہ ہم لوگ جماعت میں اُن سے عرض کرتے تھے کہ مہربانی سے تھوڑا سبق دیویں وہ یہ مختصر فقرہ جو بہت ہی غور طلب ہے فرمایا کرتے تھے "آگے بڑھنا ہے"۔ وہ ہمیشہ وقت کا بڑا خیال رکھتے تھے وہ ہم کو بھی کہا کرتے تھے "وقت تنگ ہے کورس ختم کرنا ہے"۔ میرے معزز ومکرم ناظرین وسامعین یہ تینوں فقرے جن کے اوپر میں لکیریں کھینچی ہیں کیسی مفید اور غور طلب ہیں۔ ان سے ڈاکٹر صاحب کے سارے دل کی حالت اور کام اور زندگی کا احوال ظاہر ہوسکتا ہے۔ کام کرنا ہے۔ آگے بڑھنا ہے وقت تنگ ہے کورس یعنے مقررہ کام ختم کرنا ہے۔

انکی بڑی خواہش تھی کہ دیسی کارندے کثرت سے تیار کئے جاویں۔ وہ اکثر اپنی زبان سے فرمایا کرتے تھے کہ یہ ملک دیسیوں کے وسیلے عیسائی ہوگا۔ مشنریوں کا کام ہے کہ دیسی کارندے بہت تیار کریں۔

وہ بڑے ایمان اور اُمید سے کام کیا کرتے تھے وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ خداوند اس ملک کی غریب کلیسیا کو بڑی برکت دیویگا۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنے کام کا پھل اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

یو۔پی۔ مشن میں جو مسیحیوں کی بڑی تعداد پائی جاتی ہے اور بہت سی سلف سپورٹ کلیسیائیں دیکھی جاتی ہیں

دونوں کے کام اور ایمان کا نتیجہ ہے۔ مارٹن پور گاؤں اُن کی کوشش سے آباد ہوا ہے۔ بہت سے غریب لوگ اُن کی تحریک دلانے سے عالم بن گئے ہیں۔ گویا روڑی سے اُٹھا کر امیر لوگوں کے ساتھ بٹھائے گئے ہیں۔ اُن کے بہت سے شاگرد پاسٹر و مناد بنکر اُن کی زندگی و کام سے نمونہ لیکر مسیح کی خدمت کر رہے ہیں اور اُنکی تین صاحبزادیاں اور ایک بھتیجا ہے یعنے پادری ایچ مارٹن صاحب ڈی۔ ڈی اس ملک میں مشنری کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کی زندگی اور کام سے اُن کی اُمید اور تسلی بہت بڑھ گئی ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ سب اُن کی زندگی اور کام کا نمونہ لیکر اس کام کو ایسا جاری رکھینگے کہ خداوند کی بادشاہت اس تمام ملک میں پھیل جاوے۔

مبارک ہیں وے مردے جو مسیح میں ہوکے مرتے ہیں وے اپنی محنتوں سے آرام پاتے اور اُن کے کام اُن کے پیچھے پیچھے آتے ہیں۔

(پادری برکت مسیح از گوجرانوالہ۔)

نظم

دل سے مطیع فرماں اے شاہ ہندو لندن
سو جاں سے ہم فدا ہیں اے شاہ ہندو لندن
دل کے ہو تم اجالے آنکھوں کے تم ہو تارے
ہر دو کے ہو دلارے اے شاہ ہندو لندن
تہذیب تم سے سیکھی تعلیم تم سے پائی۔
سب نکلے تم سے ارماں اے شاہ ہندو لندن
اقبال کا ستارا روشن رہے تمہارا
اللہ ہو نگہباں اے شاہ ہندو لندن
ہے یہ دعا عزیزی دل سے تمہارے اوپر
عیسیٰ رہیں مہرباں اے شاہ ہندو لندن

(رسالہ نہنگ کے بہادر سپاہی)

این۔ ڈبلیو۔ آئی۔ کانفرنس

لے مین۔ ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ

نارتھ ویسٹ انڈیا کانفرنس کے لے مین کی جماعت کا دوسرا سالانہ جلسہ بتاریخ (۱۶) سولھویں جنوری بمقام شہر کانپور کے ہندوستانی گرجاگھر میں منعقد ہوا۔ استقبالیہ میٹنگ میں قریب ۳۰ اشخاص موجود تھے۔ اس موقعہ پر لے مین صاحبان کی تواضع چاء مٹھائی وغیرہ سے کی گئی۔ سہپہر کو انتظامی کمیٹی کا جلسہ ترتیب دیا گیا بوجہ عدم شرکت سیکرٹری صاحب کے پریذیڈنٹ صاحب نے سال گذشتہ کی رپورٹ سنائی۔

اس موقعہ پر جماعت کے سامنے یہ بات پیش کی گئی کہ کن ذرائع سے ہم اپنے شرکاء سے چندہ وصول کریں۔ بہت سی دشواریاں پیش آئیں۔ بالآخر یہ قرار دیا کہ اس امر کو ہم لوکل ایسوسی ایشن کے اوپر چھوڑ دیں وہ موقعہ اور حاجت کے موافق اپنی جماعتوں سے چندہ وصول کیا کریں۔ مگر اس بات کا خاص خیال رہے کہ فی الحال چندہ دینے والوں کو مجبور نہ کریں جہاں تک ممکن ہو ہر ایک شریک کو ترغیب دیجاوے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق خوشی سے چندہ دیوے۔

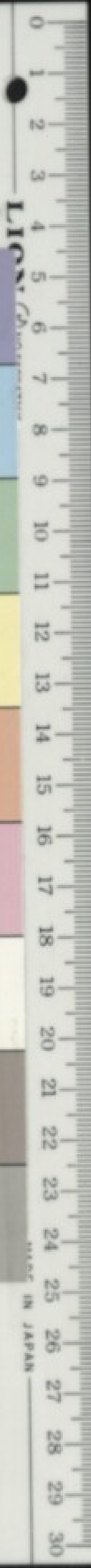
بعد ازاں یہ مسئلہ پیش کیا گیا کہ وہ کون ایسی صورتیں ہوسکتی ہیں کہ جن کے اختیار کرنے سے ہماری موجودہ جماعت اس ابتدائی حالت سے ترقی کرکے ایک بڑے پیمانہ پر پہونچے۔ اور ہمارے لے مین عملی طور پر کام کرنے والے بن جاویں۔ ایک کمزوری جو اس موقعہ پر بیان کی گئی یہ تھی کہ ہمارے اُن مسیحی بھائیوں کو جنہیں مذہبی معاملات سے شوق و دلچسپی ہے بعض اوقات ہمت افزائی نہیں کی جاتی۔ بلکہ برعکس اس کے ایسی رکاوٹیں اُن کے سامنے پیش کی جاتی ہیں کہ جن سے اُن کے ولولے مٹ جاتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مسیحی بندگان اس خرابی کو دفع کرنے کے لئے اپنی توجہ مبذول کرینگے۔ اور جہاں کہیں اس قسم کی خرابیاں موجود ہیں ان کے دور کرنے کی خاص کر کوشش کرینگے۔ تاکہ ہم سب یک دل اور یک زبان ہوکر مسیح کے جلال کے لئے بہت سے پھل لاویں۔

اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ اس جماعت کا ہر ایک شریک انجیل کی بشارت پھیلانے میں دل و جاں سے کوشش کرے اور جہاں تک ممکن ہو اپنی محنت و دولت دونوں سے کلیسیاؤں میں وقتاً فوقتاً فایدہ پہونچاتا رہے۔ بہت سی اور بھی باتیں پیش کی گئیں جن سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ نئے افسران کا انتخاب سال حال کے حسب ذیل اصحاب کا عمل میں آیا۔

پریذیڈنٹ۔ اے۔ ایم۔ شاہ۔ کانپور
سیکرٹری۔ ایم۔ بی۔ گرے۔ الہ آباد
خزانچی۔ ایس جونس۔ اجمیر
کیبنیٹ۔ ایچ۔ کے۔ ہربرٹ متھرا
" ایل۔ بی۔ لائبل۔ کانپور
" ایم۔ سی۔ سنگھ۔ کانپور

شام کو ۸ بجے لے مین صاحبان پھر مجتمع ہوئے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے پولس رسول کا خط رومیوں کو اُس کا ۱۲ باب پڑھ کر کچھ دیر تک نصیحت کی۔ بعد ازاں چند مضامین پیش کئے گئے۔ بھائی ایچ۔ بی گرے صاحب تھوڑی دیر تک تقریر کرتے رہے۔ جس کا اصل یہ تھا کہ جب تک ہمارے لے مین خوشی سے یہ کام نہ کریں کسی حالت میں کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی بھائی ایم۔ ایل لارنڈو نے اپنی تقریر کے وہ طریقے بیان جنکے اختیار کرنے سے لے مین کلیسیاؤں کے لئے امداد کا باعث ہوسکتے ہیں۔ بھائی یک فورلینڈ کی تقریر سے یہ ثابت ہوا کہ زمانہ قدیم میں لے مین ہی کے ذریعہ سے بہت سی ترقیاں ظہور میں آئیں آپ نے اس پر زیادہ زور دیا کہ وقت آن پہونچا ہے کہ ہمارے لے مین اپنی ہمت کر مضبوط باندھ کر آگے بڑھیں۔

اس موقعہ پر پادری مکوا اس بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے کچھ دیر تک نصیحت کی اور یہ بتلایا کہ ہمارے لے مین



اسیوسی ایشن سے کیا تیہ کی جاتی ہے۔

خدا کا شکر ہو کہ وہ اپنے بندوں کو روشنی بخشتا ہے۔ کاشکہ خدا ہمارے لے مین کو ایسی طاقت عطا فرماوے کہ وہ دین مسیحی پر استحکام کے ساتھ قایم رہے اور گمراہ روحوں کو اُس کی طرف کھینچنے میں کامیاب ہوں۔

راقم اے۔ ایم۔ شاہ۔ کانپور۔

ملک کنعان کی سیر

اپاکرافا میں اُس کی نسبت یوں روایت مرقوم ہے کہ جب دانیل نبی بابل میں ۷ دن تک شیروں کی ماند میں رہا تو خدا نے حبقوق نبی کو حکم دیا کہ دانیل کو خوراک پہونچاوے۔ حبقوق کی مدد کے واسطے خدا نے ایک فرشتے کو بھیجا۔ فرشتہ حبقوق کو اُٹھاکر بابل میں شیروں کی ماند کے اندر لے گیا۔ حبقوق نے دانیل کو اُٹھاکر کھلوایا۔ پھر فرشتہ حبقوق کو اُٹھاکر اس جگہ لے آیا جہاں یہ گرجا ہے۔

ایلیاس کی کنونٹ سے ۲۰ منٹ کی راہ پر راحیل کی قبر ہے۔ یہودی محمدی مسیحی بلا کسی شک کے اسبات کے قایل ہیں کہ یہی راحیل کی قبر ہے۔ راحیل کی قبر کے پاس بیت جالا نام ایک قصبہ ہے یسوع ۱۵:۲۰۰ میں اس قصبہ کا نام یسوعیم ہے اس جگہ رومن کیتھولک جرمن پروٹسٹنٹ۔ روسی مشنوں کے سکول لگے ہیں یہاں ۳۰۰۰ ہزار یونانی مسیحی رہتے ہیں جب بیت اللحم کے قریب پہونچتے ہیں تو عالیشان اور خوبصورت عمارتوں کے نظارے دکھائی دیتے ہیں جنہیں دیکھکر بزرگان سلف داؤد روت۔ عوبید۔ بوعز کا زمانہ یاد آجاتا ہے۔ بیت اللحم یعنے روٹی کا گھر یروشلم سے صرف ۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس شہر کے گرد بہت باغات ہیں اور وادی میں گیہوں کے کھیت یہ علاقہ بڑا زرخیز اور سرسبز ہے گویا واقعی روٹی کا گھر ہے۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

محبت کے جو بندے ہیں عداوت کر نہیں سکتے
دے جو شیدا اے شہر ہیں وہ الفت کر نہیں سکتے
سیاہ باطن ہوا جب انکشاف دل سے کیا حاصل
کہ زندہ دلکو تو ناصح بھی نصیحت کر نہیں سکتے۔
یہ مانا محفل دنیا سے اک دن ہم کو اٹھنا ہے۔
شکایت تجھ سے پیارے بزم عشرت کر نہیں سکتے
تماشائی ہیں ہم اس کے زمانہ جس پہ مرتا ہے۔
تیان و ہرہم کو محو حیرت کر نہیں سکتے۔
گذر جاتا ہے جی سے عشق کے خوگر محبت میں۔
تن مجنوں پہ کانٹے نقش حیرت کر نہیں سکتے
مبارک اہل دنیا کو ہو جاہ و ثروت دنیا
جو ہیں عاشق خدا کے اس کی چاہت کر نہیں سکتے
یہ مانا میں زمانے میں بہت سے نکتہ داں تائب
وہ پیدا پر تمھاری سی طبیعت کر نہیں سکتے

راقم سید تائب لودیانوی

جنوبی افریکہ میں سلیپنگ سکنیس کے روکنے کیلئے فارین آفس لنڈن میں کانفرنس فراہم ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس بیماری کو روکنے کے واسطے ضرور ہے کہ ریگزاریاں صاف کی جاویں اور ان حصوں کا نقشہ تیار ہو جہاں کہ اس بیماری کی مکھی پائی جاتی ہے۔ ریل گاڑیوں کے دروازوں میں جالی لگانے کی بھی تجویز ہے۔ تاکہ بیماری کی مکھی داخل نہ ہونے پاوے۔

مضامین

بائیبل مقدس

اب وہ عمدہ تاثیر جو اُنھوں نے حفظ صحت سے حاصل کی تھی ظاہر ہی اسپتالوں کا جاری ہونا جس سے ہزاروں آدمی موت کے چنگل سے بچ جاتے ہیں اور صحت پاکر ہماری سرکار انگلشیہ کو دعائے خیر دیتے ہیں۔ ایسا انتظام گو شاید زمانہ گذشتہ میں د تھا ایک وہ زمانہ تھا کہ لوگ یہاں بالکل جاہل تھے اور بجز لڑائی دنگے کے کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ مگر اب ایک زمانہ ہے کہ جدہر دیکھیے اسکول کالج موجود ہیں لڑکے بارہ تعلیم پاتے ہیں اور بی۔ اے۔ وایم۔ اے ہو کر نکلتے ہیں۔ اب یہ زمانہ روشنی علم و ہنر کا کہلاتا ہے کیونکہ ہر قسم کے کارخانجات مثلاً چھاپے خانے۔ کپڑے بننے کے کارخانے۔ کاغذ بنانے وغیرہ کے پائے جاتے ہیں جن میں لاکھوں آدمی پرورش پاتے اور تجار فوائد کثیر اٹھاتے ہیں ایسی ایسی باتوں سے ملک میں سرسبزی و شادابی نظر آتی ہے جس کے باعث یہ ملک دولتمند کہلاتا ہے۔ کہاں تک اس سرکار انگریزی کی خوبی و رعایائی و حسن انتظام کا بیان کیا جاوے اگر ایک خوبی کا بیان کرے تو دوسری رہی جاتی ہے دیکھئے تار برقی و ریل ملک ہند کے باشندوں کو کس قدر فائدہ پہونچا رہی ہے۔ آناً فاناً میں لکھنو کے باشندہ کلکتہ لنڈن یا دنیا کے کسی دوسرے ملک کے لوگوں سے تار کے ذریعہ سے بات چیت کر سکتے ہیں اور ریل کے ذریعہ سے سینکڑوں کوس کی منزل کو بغیر کسی تکلیف و خطرہ کے طے کرتے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ یہاں بت پرستی شہوت پرستی باطل پرستی کی دہوم مچی تھی۔ جس طرف نظر کرتے اور ہر شیطان کی حکومت کا جھنڈا بلند تھا۔ اب ذرا غور کر کے دیکھئے وہ تاریک زمانہ دور ہوا اور اب خداشناسی حق پرستی کی پکار ہے۔ لوگ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے

اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آتے جاتے ہیں اور یوں ہند کے باشندے دنیا کے لوگوں کے سامنے راست باز و دیندار اور خداپرست سمجھے جاتے ہیں اور شکر خدا کا کہ خدا اور مسیح کا مبارک نام کیسا شیریں و خوشگوار ہے اور اس کے نام سے عبادت کے لئے عالیشان گرجے شہر اور دیہاتوں میں تعمیر ہوئے ہیں۔ جہاں شب و روز اس کی عبادت ہوتی ہے اور گرجوں کے گھنٹوں کی آواز کانوں میں گونجتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ خدا کی عبادت کرنے کو یہاں آؤ ان گرجے گھروں میں دیکھئے کہ ہر قوم و مذہب کے باشندے جو پائے جاتے ہیں جو تعصب اور ضد سے بھرے اور بدعات کے پابند تھے اب یہ دیسی عیسائی سب باتوں سے آزاد ہو کر خالص طور سے خدا کی عبادت کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنا ہم جنس سمجھ کر مثل بھائی بہن کے سلوک کرتے ہیں یوں یوں ہند کے باشندے اب ایک ہوتے جاتے ہیں۔ یہ سب عمدہ برکتیں جو ہم ہند میں آج دیکھ رہے ہیں یہ سب مقدس بائبل اور سرکار کی بدولت ہے۔ اس رحم پرور اور رضا شناس سرکار کے لئے کون خدا کا شکرگذار نہ ہوگا۔ جس کے باعث کل ملک میں امن و امان نظر آتا ہے اور لوگ بلا کسی خوف و خطر کے اپنے ضروری آرام کیساتھ بسر کرتے ہیں آخر میں مؤلف کے خداوند کارساز سے یہی دعا ہے کہ اس سرکار کے وجود کو عزیز تا روز قیامت رکھے اور روحانی جسمانی برکتوں سے مالامال رکھے اور ہمارے سر پر اس کی سلطنت کا تاج قائم و دائم رہے۔ اور اس کے دشمن پامال ہوں۔ آمین ثم آمین

(رسالہ ہند کے بہادر سپاہی۔)

اخبار مارننگ پوسٹ میں مسطور ہے کہ چیفو میں طاعون سے ۱۰ اموات ہوئیں

دارجلنگ سے دلائی لاما روانہ ہونے والا ہے تاکہ ہندوستان میں بودھ مذہب کی متبرک جگہوں کی سیر کرے۔

انتخاب الاخبار

ہندو قوم کی زندگی و موت

اس عنوان سے سناتن دھرم پرچارک امرتسر مورخہ یکم جنوری ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ہیڈنگ درحقیقت ہندو قوم کی موت ہونا چاہئے تھا کیونکہ اس میں راقم مضمون نے ہندو قوم کی موت کا نقشہ کھینچا ہے۔ سب سے پہلے وہ ہندو بیواؤں کی حالت لکھتا ہے۔

کیا ہمیں کروڑ ہندو بیواؤں کی چیخ و پکار بھی سنیں گے ان کا کلیجہ شق ہوتا ہے کروڑہا تعداد و بیوائیں اُف اُف کرتی پہلو بدلتی ہیں۔ اور کوئی سنتا نہیں۔ ہاں اس اُف اُف سے آسمان سیاہ ہو رہا ہے۔ اس اُف اُف سے چاند اور سورج گھٹتے جا رہے ہیں۔ اس اُف اُف سے ہندوستان میں قحط و طاعون بلائے نازل ہو رہی ہیں۔ یہاں بڑھی بڑھی نہیں یہاں تو ہزار کے قریب بیوائیں ایک سال سے بھی کم عمر کی ہیں۔ ماں کے سینہ سے دودھ پی رہی ہیں۔ اُف بدن پر کانٹے کھڑے ہو گئے۔ بیچاری بھولی بھالی دودھ پینے والی۔ پیاری باتیں کرنے والی۔ اور آن۔ اور آن سے رنڈوالی کیوں ننھی سی جان تو بیوہ ہے۔ اف وہ جانتی بھی نہیں کہ بیوہ کیا ہوتی ہے۔ ایک سال سے دو سال کی عمر والی ۱۰۳۸ بیوائیں اور دو سے تین سال کی ۱۸۹۷ بیوائیں اور تین سے چار سال کی ۳۰۲۳ بیوائیں۔ روٹی اور پانی پینے اور مٹھائی کے لئے رو رہی ہیں۔ ننھی سی کمسن شیو مت رو۔ یہ رونا نہیں ذرا بڑی تو ہو لو تجھے ابھی رونا ہے۔ پیٹ بھر کر کھا لو ننھی سی جانیں ہو اب تو ماں باپ پیسے دے دیتے ہیں۔ ذرا بڑی ہو لو۔ پھر کوئی پوچھنے کا تو نہیں۔ ان بیواؤں کی آہ کا تیر خالی نہیں جا سکتا۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن

اجابت از در حق بہر استقبال مے آید۔

اڈیٹر اخبار کی اس واقفیت عامہ کو نظرانداز کر کے کہ بھارت میں دو بیواؤں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سناتن دھرم سبھا کے پاس اس کا علاج کیا ہے۔ بال و بیواؤں کی شادی کرنا اس نے اپنا ایک سہایت بنا لیا ہے۔ دو بیواؤں کے دردوں کی دوا سو کس طرح اور آئندہ کیلئے انکی تعداد کم ہو تو کیسے

(پرکاش)

لالچ کی بیڑیاں

ہوا و ہوس نے ہزاروں ہی کئی ترشنا بس بہ عنوان انہیں نہ سمجھو دشمن ہیں سب جگہ دیکھا ہے

مایا مری نہ من مرے مر مر گئے شریر
آشا ترشنا نہ مری کہہ گئے داس کبیر

دنیا میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ انسان لالچ کے بس ہو کر بڑے نقصان اٹھاتے ہیں۔ جس کو دیکھو کسی نہ کسی بات کی ہوس ہے جو ادنیٰ دکاندار ہے وہ کوٹھی وال بننا چاہتا ہے۔ دس روپیہ والا سینکڑوں اور سینکڑہ والا ہزار اور ہزار والا لکھ پتی بننا چاہتا ہے۔ دن کو چین نہ رات کو آرام خواب میں بھی وہی حالتیں نظر آتی ہیں اور جو امیر کبیر صاحب حکومت و دولت ہیں وہ باوجود فتح کرنے ملک و دیار کے بھی صبر نہیں کرتے۔ بقول سعدی

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ۔
ہمچناں در بند اقلیم دیگر۔

انسان تو انسان جانوروں میں بھی یہ ہوس موجود ہے مثلاً بندر پیٹ بھرنے کے بعد کچھ غذا اپنے گالوں میں بھر لیتا ہے۔ اور کوا بھی ٹکڑے کو چھپ چھپا کر کسی اور گوشہ میں چھپا کر رکھ لیتا ہے چوہے اور چیونٹیاں اپنے گھروں میں غلہ جمع کرتے ہیں شہد کی مکھیاں چھتے میں شہد جمع کرتی ہیں آخر بحث اس امر پر ہے کہ انسان زیادہ لالچی ہے یا حیوان اور کون غلطی پر ہے۔ ہمارے خیال میں انسان بہت زیادہ غلطی پر ہے اور انسان میں ہوس کا مادہ زیادہ انسانوں کے لئے بلکہ موجود ہیں جن میں وہ اپنا پس انداز سرمایہ جمع کرسکتے ہیں۔





اور با اطمینان رہ سکتے ہیں۔ انکی مدد کے واسطے اُن کے فیشن و القاب ہوتے ہیں۔ اُن کی نگرانی کے لئے حکام وقت اور سوسائٹیاں موجود ہیں۔ لہٰذا اپنا جمع کیا ہوا سرمایہ کھانا کہاں رکھ سکتا ہے اور ایسا ہی حال کوا۔ مکھی اور چیونٹیاں کا ہے۔

حیوانات مجرمانہ کا دعویٰ کر سکتے ہیں سوائے پرمیشر کے نہ اُن کا کوئی حاکم ہے بس انسان کو پہ اور پکار کا بڑا موقعہ ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ہوس کو دل سے نکال کر جب کھانے اور پینے سے بے فکری ہو جاوے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے جو پہ اور پکار کا بیڑا نہ اُٹھاوے انسان اشرف المخلوقات ہونے پر بھی حیوانوں سے بھی بری حالت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ افسوس افسوس۔ اور اس اشرف المخلوقات انسان نے اپنے آپ پاؤں اور سب لالچ کی بیڑیاں ڈالکر دنیا کو زندان خانہ بنا دیا ہے۔ (شانتی)

عجیب و غریب چوری

بود اپسٹ سے ایک حیرت میں ڈالنے والی چوری کی خبر وصول ہوئی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہاں کے ایک جوہری کو ایمسٹرڈم سے ایک آرڈر وصول ہوا تھا جس میں ۵ ہزار کے دو ہیروں کی فرمائش تھی۔ اس درخواست کی تعمیل کے لئے وہ اپنی دوکان کے پاس والی کوٹھری میں بیٹھا کہ ایک سوداگر اُس کی ملاقات کو آیا جس سے ملنے کی غرض سے جوہری وہاں سے اُٹھ کر باہر چلا گیا جب وہ کوٹھری سے باہر نکلا تو اُس نے تمام ہیروں کو اس طرح کھلے پڑے رہنے دیا تھا مگر جب وہ دوبارہ داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ میز خالی پڑی ہے اسیوقت پولیس میں اطلاع دیوائی گئی۔ ایک جاسوس نے کوٹھری کی پڑتال شروع کی اور اُس میز کے نیچے ایک چھوٹا سا کتا نظر آیا۔ جاسوس کو اُس کتے پر شبہ ہوا۔ چنانچہ اس کتے کا پیٹ چاک کر دیا گیا۔ اور یہ دیکھکر حد سے کی حیرانی ہوئی کہ اس میں تمام ہیرے موجود تھے۔ کتے کا مالک یعنے وہی سوداگر گرفتار کیا گیا۔ جو اقبال کرتا ہے کہ میں نے اپنے کتے کو چمکدار چیزیں نگلنے کی عادت اسی غرض سے

(ذوالقتی) (آریہ گزٹ لاہور)

الہ آباد کا پرانا نام

کلکتہ کا ہندی اخبار بھارت میتر لکھتا ہے کہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ پرانے زمانہ میں الہ آباد کا نام پرتیشٹھان پور تھا۔ اور یہ چندر بنسی خاندان کی راجدہانی تھی۔ پرتیشٹھان پور کا نام بدل بدلکر پریاگ کیسے ہو گیا۔ اس کی نسبت کچھ معلوم نہیں ہو سکتا البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ الہ آباد کے قریب ایک مقام جھوسی کرکے آباد ہے۔ اسی کو قدیم زمانہ میں پرتیشٹھان پور کہا کرتے تھے۔ پریاگ کا نام الہ آباد ۱۵۸۳ء میں خود اکبر نے رکھا تھا۔ کیونکہ مغل بادشاہوں کو ہندو ناموں سے ایک خاص بیر تھا۔ شاہجہان نے ایسے ہی دہلی کا نام شاہجہان آباد اور اورنگ نے کلکتہ کا علی نگر رکھا تھا مگر وہ نام چل نہ سکے۔

(آریہ گزٹ)

انسداد آمیزش کا مسودہ قانون

اجلاس کونسل آئین میں ایک نہایت ضروری مسودہ قانون مرتب کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اگر اس میں کامیابی ہوگی تو یقین ہے کہ پنجاب میں بھی اس قانون کی تقلید ضروری جاوے گی۔ کھانے پینے کی ضروری چیزیں اور ادویہ وغیرہ کی آمیزش کی خرابی کی شکایت کا بارہا حوالہ دیا گیا ہے۔ سب سے زیادہ مصیبت یہ ہے۔ کہ خالص گھی۔ دودھ روز بروز عنقا ہو رہا ہے۔ ہر چند منہ مانگی قیمت دیجاتی ہے تو بھی خوراک اور ادویہ کی چیزوں میں آمیزش کرنے سے باز نہیں آتے ہیں۔ اب تک اس کی نگرانی میونسپل کمیٹی افسر کے سپرد تھی۔ لیکن کوئی قانون باضابطہ نہ ہونے سے انسداد اس سنجیدہ شکایت کا ناممکن ہے۔ آنریبل رائے سندرلال بہادر نے عوام کی شکایتوں پر غور فرما کر اس بارہ میں ایک مسودہ قانون مرتب فرمایا۔ وہ کونسل آئین میں باضابطہ پیش کیا۔ انگلستان میں اس بارے میں جو قانون رائج ہے اس کا اصول پسند کیا گیا ہے۔ اور کلکتہ و بمبئی کے اس قسم کے قانون سے بھی مناسب مدد لی گئی ہے۔ دو سال قبل نینی تال میں حفظان صحت کی ایک خاص کنفرنس کی گئی تھی اس کی سفارشوں کے مطابق عمل کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں اور صحت کی ادویہ میں آمیزش کرنے سے روکے جاویں پہلے قصور کے لئے ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوگی اور اس کے بعد اگر دوبارہ ارتکاب ایسے جرم کا کرینگے تو پانسو روپیہ جرمانہ کیا جاوے گا۔ اگر اس قانون سے مقاصد میں کامیابی ہوگی۔ تو یہ خدمت پبلک کی طرف سے شکرگزاری کے قابل ہوگی۔ جبکہ انگلستان میں اس کا قانون رائج ہے تو ہندوستان میں کم ضرورت نہیں ہے۔ آنریبل پنڈت صاحب نے ایک عمدہ تقریر بطور دیباچہ کے فرمائی جس میں بتلایا کہ قانون ہذا کی ضرورت پبلک میں شدت سے زیادہ محسوس کی جاتی ہے۔ چنانچہ مسودہ مذکورہ چیدہ صاحبان کی سب کمیٹی کو سپرد کیا گیا جو اس کی دفعات پر مزید غور کریگی۔ اور جہاں کچھ نقص ہوگا وہ رفع کیا جاویگا۔ آنریبل پنڈت صاحب اعلیٰ درجہ کے قانونی ماہر ہیں۔ اُنہوں نے جب یہ قانون تیار کیا ہے تو ضرور تمام پہلوؤں پر کچھ بھی غور فرمایا ہوگی بعض کے نزدیک اس قانون کی تعمیل میں پیچیدگیوں کا اندیشہ ہے۔ لیکن اگر پہلے سے پیش بندی خاطر خواہ ہوگی تو کوئی وجہ نہیں کہ مشکلات کا سامنا ہو اس کے لئے کونسل آئین پبلک کی طرف سے شکرگزاری کے مستحق ہے۔ (رعام)

روئی کی گرانی

خبر ہے کہ لنکا شایر کے پارچہ بافی کے کارخانوں میں ہندوستان سے اس قدر فرمائش پہونچی ہے۔ کہ کلیں بہت عرصہ تک فائدہ کے ساتھ کام کرتی رہیں گی۔ مزدوروں کی مانگ ہر طرف بڑھ رہی ہے۔ اس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ روئی کا ذخیرہ بہت جلد ختم ہو جاوے گا اور ماہ ستمبر میں ہندوستان میں روئی بہت گراں ہو جائیگی۔

ہندوستان

گلدستۂ اخبار

ایبٹ آباد میں برفباری کا سلسلہ کئی روز سے جاری چلا آتا ہے جو ایک دو دن کا وقفہ ڈالکر بار بار گرتی ہے۔ کل پہاڑ برف پوش ہیں۔ ایندھن کی گرانی کے باعث عوام سخت تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ برف کی بہار اب صرف چند روزہ ہے

پنجاب میں ۱۱ دسمبر تا ۳ جنوری دو نئے تار گھر کھولے گئے ہیں۔ ایک جاراؤوالہ اور دوسرا سرحدی صوبہ کے مقام درانتی میں جاری کیا گیا۔ اس سے وہاں کے لوگوں کو خاص سہولتیں ہوگئی ہیں۔ گورنمنٹ کی مہربانی

ریواڑی سے خبر آئی ہے کہ دو مسلمان جوان فوت ہوگئے ایسا معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے کمرہ میں پتھر کے کوئلے دہکا کر سوگئے جن کے مسموع دھوئیں سے ہلاک ہوگئے۔ غضب کی بات ہے کہ لوگ جان بوجھکر کوئلوں سے موت کو خود بلاتے ہیں۔ ابھی پچھلے ہفتہ کراچی میں تین جانیں اسی طرح ضائع ہو چکی ہیں۔

حضور ویسرائے نے خالصہ کالج امرتسر کی الحاق ہونیکی درخواست بخوشی منظور فرمائی ہے۔

راجہ صاحب مجھولی الہ آباد میں فوت ہوگئے کپڑوں میں آگ لگ گئی تھی ۵۲ سال جوان تھے۔

کلکتہ میں ۱۰ تاریخ کو سرکاری نیلام افیوں میں ۸۰ لاکھ ۱۶½ ہزار وصول ہوا۔ ۲۷۲۰ پیٹیاں تھیں

روس نے سال رواں میں ۴۰½ کروڑ روپیہ اپنی بحری طاقت کی تقویت کے لئے منظور کیا ہے۔ دو کروڑ ۸۰ لاکھ روبل نئے جنگی جہازوں پر خرچ کرینگے اور ۵۰۰۰ بحری سپاہی اضافہ کرینگے ٭

امریکہ نے قرار دیا ہے کہ برطانیہ اعظم فرانس و جاپان کے

ساتھ سچا معاہدہ فیصل کیا جاوے مطلب یہ ہے کہ آگے باہم کچھ جھگڑا ہو وہ ہیگ کے عالمگیر پنچایت کو سپرد کیا جاویگا

لکھنؤ میونسپلٹی نے حسب ذیل قاعدہ حال میں مرحمت فرمایا جاوے کہ میونسپل حدود کے اندر کوئی شخص کباب کی دوکان ایسی حالت میں نہ لگا سکے گا جبکہ اُس کے گرد و پیش کسی ہندو کا مکان۔ یا دوکان ہو۔

نیویارک میں ان دنوں ایک خوبصورت اور نوجوان ڈاکو نے ایک بڑھیا کے ساتھ نکاح کیا ہے۔ جو نہ صرف بیس سال سے اندھی بلکہ دائم مریض بھی ہے اور کسی زمانہ میں اپنی نوجوان شوہر کی دادی کیساتھ کھیلی ہے

یکم ماہ فروری سے نیدیبہ ڈاک خانہ نہ تو ہتھیار اور نہ کسی قسم کا سامان حرب آسکیگا

احمد آباد میں سیٹھ مانک چند پاپا چند جے پی بمبئی کی سعی سے ایک چینی بورڈنگ ہوس قائم کیا جاویگا جس میں ایک چینی خاتون نے ۲۵ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔

گھوڑ دوڑ کے مقابلوں میں حصہ لینے اور خصوصاً ویسرائے کا انعامی کپ جیتنے کی غرض سے ایک صاحب نے آسٹریلیا سے ایک گھوڑا خاص طور پر منگوایا تھا جس نے وہاں گذشتہ نومبر میں ایک ہزار پونڈ کا انعام جیتا تھا۔

شہر سینیا کے جدید تعمیر کے واسطے گورنمنٹ اٹلی کے پاس ۳۰ کروڑ روپیہ کا سرمایہ موجود ہے اس وقت ۴½ کروڑ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ کھنڈرات صاف کرنے میں تین سال صرف ہونگے۔

اہل چین زندگی کے ایک پہلو میں نہیں بلکہ ہر پہلو میں ترقی کر رہے ہیں۔ یہ تو فیصلہ شدہ امر ہے کہ بہت جلد اہل چین کو پارلیمنٹ ملجائیگی۔ افیون نوشی کی عادت وہ پہلے ہی ترک کر رہے ہیں۔ اور اب خبر آئی ہے کہ چار ہزار چینیوں نے شنگھے میں اپنی لمبی لمبی چوٹیاں کاٹ ڈالیں۔

رسید زر

مسٹر خیرا سنگھ سنہ ۱۹۱۱ء عہ مسٹر ایل جی سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری جے۔ ایم ٹرین سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر بھگوان گوشی بھائی سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری اے ٹومی وکس سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر جمال الدین سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری ولیم سنگ سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر ایم۔ ایم پال سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ ڈاکٹر عنایت مسیح سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ بابو لعل سنگھ سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ بابو نظام الدین سنہ ۱۹۱۱ء ۸/۔ ڈاکٹر نجم الدین سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری این ڈیپاٹو سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری ڈبلیو جے پورٹمیس سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر کے بی میتھوز سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر ڈیوڈ کشن چند سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری بی ایس ایڈسن سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ منشی غلام مسیح سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر نجمین بدھ رام سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر بی حبیب سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پنڈت لبشنداس سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ بابو داود آہی سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسز کالیداس شیوجی سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر ایم ڈی الحسن سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر اوکے۔ نورس سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ بابو عبدالحق سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری ایچ ایف بیوٹل سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ منیجر محبوبی سنہ ۱۹۱۱ء ۸/۔ پادری اے ایچ۔ ایوینگ سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مس ہیرس سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری کے بی سرکار ۳ کاپی سنہ ۱۹۱۱ء صہ پادری پی ویبر ۲ کاپی سنہ ۱۹۱۱ء صہ پادری ایل سی پرنیوی واسطے گوپی چند ۸/ پادری یوسف سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر ظہور مسیح سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر پی تقاربی سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری لارنس واسطے کیٹی کسٹ سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر آر بیمین سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ ریڈنگ روم ربپ سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری جے ٹومی شہباز سنہ ۱۹۱۱ء ۸/۔ کپتان الیاس دین ٹرسٹ سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ بابو جے جے بیکل ۶ ماہ سنہ ۱۹۱۱ء صہ پادری کرل جارنز سنہ ۱۹۱۱ء عہ پادری جی ولسن سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر ارشیفن سنہ ۱۹۱۱ء عہ کیٹی کسٹ ایس۔ پی جی سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ پادری جے اے الکزنڈر سنہ ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ء صہ ڈاکٹر پریم مسیح سنہ ۱۹۱۱ء ۶ ماہ عہ مسٹر جی ڈی ظہور سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ بابو تلسی رام سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مسٹر

پادری انڈریو صاحب کو جواب اور پرکاش کے منہ پر خاموشی کی مہر

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب جبکہ عیسائی دین جوانی کا جوبن لے رہا ہے مشکلات کو کیا سمجھتا ہو کہیں بچ گیا جبکہ پھونک پھونک پاؤں رکھنا پڑتا تھا۔ اب سمیت بل اور طاقت والی جوانی سے مشکلات کو دماغی تلوار سے تہ تیغ کریگا۔ کیا پادری انڈریو صاحب اورنگ زیبی جوش مسیحیوں میں بھرنا چاہتے ہیں۔ یا کیا اوروں کو طاقت آزمائی کا موقعہ دینا خلاف شرع سمجھتے ہیں۔ پادری انڈریو صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ مسیحی مذہب سچ اور محبت اور گہرائی تک اثر کرنے والے پریم سے چپ چاپ کام کرنے کی کرامت سے ہوئے ہے اور وہ آئندہ درست آئندہ مفید ثابت ہوگا۔ مولچند مسیحی از لاہور

اظہار حق کیلئے چاہیئے تو ایسا ہو

مردم شماری میں آریہ اخبار آریوں کو ہندو کی بجائے آریہ تحریر کرانیکی ترغیب دے رہے ہیں۔ حالانکہ یہی اخبار پچھلے دو تین ماہ میں ہندو لفظ کے لئے کہرام مچا رہے تھے کہ اگر اچھوت ذاتوں کی میزان ہندوؤں میں نہ دکھائی گئی تو ہم لوٹے جائینگے۔ مارے جائینگے۔ ہم یہ ہونگے وہ ہونگے وغیرہ وغیرہ ...... اب تحریر کرتے ہیں کہ ہندو لفظ قومی نام نہیں مسلمان حاکموں نے نفرت اور حقارت کے لئے دیا ہے جو بالکل بے معنے ڈھکوسلا ہے۔ ہندو لفظ بے شک فارسی میں غلام و چور کے معنے رکھتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اکبر بادشاہ بقول آپ کے ہندو یعنی غلام اور چور بننے کی خواہش ظاہر نہ کرتا۔ ہندو نام آریہ نام سے بدرجہا بہتر ہے ہندو معنے بودھ کا پیرو جیو رکھیا کرنے والا۔ ہنسا سے بری۔ آریہ معنے آر سے کھیتی کرنے والا ایرانی اور ارائیں بھی آریہ لفظ کے وزن پر ہیں۔ جن کے معنے کاشتکار کے ہیں۔ کیا آریہ سماجی ذرا سے آباد کار ہیں؟ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اتہام ہندو کو جو کہ مسلمانوں سے کئی صدیاں پہلے کا نام ہے جسکو تاریخی حوالوں سے رسالہ ہندو آریہ میں بتلایا جاچکا ہے چھوڑ کر معمولی آریہ نام تحریر کرانے کیلئے پر زور دیا جائے۔ باقی رہا ویدک دھرمی اس سے بھی آریہ سماجی آتش پرست اور قربانی والے مفہوم ہونگے کیونکہ عیسائی مسلمان ویدوں کے ماننے والوں کو آتش پرست اور قربانیاں دینے والے جانتے ہیں۔ اگر آریہ سماجی اس مشورے کو عمل میں لاویں تو سب سے بہتر اور سود مند ہوگا نہ ہے نہ کہے کہ۔ یعنی مردم شماری میں دیانتداری سے تحریر کرایا جائے۔ اب آریہ سماجی خود ہی فیصلہ کریں کہ ہندو کی بجائے اظہار حق کے لئے مذہبی چال ہے یا پولیٹیکل۔ مولچند مسیحی از لاہور

مسٹر سپرجن صاحب مرحوم ومغفور مشہور واعظ انجیل کی زندگی پر ایک نظر

مرقوم از جارج ملٹن صاحب

خداوند کے ازلی ارادے اور اُس کی کامل باتوں کا بھید سمجھنا معلوم کرنا محض انسانی قوائے دماغی سے دور بلکہ ناممکن ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی خاص درجہ سے خدا کی مرضی کو پہچان سکتا ہے یا اس کے ارادے کو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن یقینی طور سے خداوند کے ازلی ارادوں یا اُس کی پاک مرضی کی بابت یہ کہنا یا وہ کہنا ہمیں شک میں ڈال سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ خداوند کی مرضی اُس کی نسبت کیا ہے۔ ہم بعض وقت اپنی ضمیر سے دھوکا کھا کر کسی ایسے اصول یا فعل پر کاربند ہوجاتے ہیں جو خداوند کی پاک مرضی کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ لیکن ہم خیال کرنے لگتے ہیں کہ ضرور یہ خدا کی مرضی کے مطابق ہے۔ اور اس میں ہم اکثر دھوکا کھاتے ہیں۔

خداوند جس کو اپنے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے بڑے پوشیدہ طور سے اُس کو شروع ہی سے اپنے لئے تیار کرتا ہے۔ میں بڑے تجربے کے بعد اس خیال تک پہنچا ہوں کہ انسان خداوند کے لئے اپنے خیال زور اور اپنی مرضی کے مطابق کچھ نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اپنے آپ کو خداوند کے ہاتھ میں نہ سونپ دے یا خدا خود اُسے نہ چن لے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ کوئی انسان جب تک خدا خود اسے نہ بلاوے اُس کا خادم نہیں ہوسکتا۔ بلکہ یہ کہ ہم اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرسکتے

مشاہیر عالم کی زندگیوں پر اگر ہم غور کریں تو یہ بات ہم پر جلد کھل جاتی ہے کہ اُن کی زندگیاں خاص خدا کے فضل کی معموری سے بھرپور تھیں۔ بڑے بڑے مسیحی علما جنہوں نے اپنی زندگیاں مسیحی خدمت میں بسر کیں اگر ہم انکو دیکھیں تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ نہیں بلکہ خدا خود ان کی زندگیوں میں کام کرتا رہا ایسے لوگ بیشک مقدس پولوس رسول کی مانند کہہ سکتے تھے کہ "ہم نہیں بلکہ ہم میں مسیح زندہ ہے"

ہم مایوس نہ ہو جاویں کہ ہم خداوند کے لئے کچھ نہیں کرسکتے جب تک کہ وہ ہم کو خود نہ بلاوے بیشک "بلانا" ایک بڑی برکت ہے۔ لیکن خود اُس کے پاس جانا بھی کچھ اس سے کم نہیں جب ہم خداوند کے پاس جاوینگے اور اُس سے کہیں گے کہ اے خدا ہم سے اپنی خدمت کروا بشرطیکہ خلوص دل سے یہ بات ہو۔ تو وہ ضرور ہمیں قبول کریگا۔ خواہ ہم کتنے ہی کمزور اور بے علم کیوں نہ ہوں۔ مسیح کے مقدس حواریوں کی طرف غور کرو کہ کس طرح وہ خداوند کے کارآمد اوزار تھے۔ وہ کوئی عالم نہ تھے۔ کوئی متمول یا زور آور نہ تھے۔ تو بھی عالم ان سے گھبراتے اور زور والے اُن سے ڈرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ خدا کے سپاہی تھے۔

باقی آئندہ

سنڈے سکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ سالتمام کے لئے عہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت صرف سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک۔

یہ سبق اُردو اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں۔

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اُردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور ان کیساتھ انٹرنیشنل بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم مل جاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن سکول ان کا استعمال کر رہے ہیں۔ ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ بہت مفید ہیں۔

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لی جائے گی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے۔

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا رہے ہیں اگر پہلے ہی سے مقرر سمجھتو تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی اپنے گھر میں ڈال رکھتے ہو یہ اعلیٰ کافور ہے برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی چار آنہ (۴) محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ شیشی تک کا

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ والوں کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے۔ اس کا رنگ بھی اصل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی۔ دستوں کا کم ہونا۔ یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر دوسری دوا نہیں ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸) محصولڈاک پانچ آنہ (۵)

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرمایئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ورہ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلباء داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صرف دو حاجب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ سالانہ یا معہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چین کرسی کار نول وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت کرسی للعہ سے ا عہ کرو نول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط وکتابت کریں۔

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جگہ دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفہ پاسکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔

اور نئے پراسپیکٹس دارُدو انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے فورمن کالج لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱۱ر

ہندوستان و پنجاب سے عہ

غیر ممالک سے ۱۲ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ۓ	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	ےعہ
پورا کالم	للعہ	ےعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	۱۰ر

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر۔ ایک روپیہ سے کم اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار۔ اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ باہتمام والی برادرز چھپا اور شائع ہوا۔